مجموعہ خمسہ رسائل اردو
عجالہ نافعہ
۲-۲۷
در مطبع عزیزی
المعروف مطبع احمدی واقع
دہلی حلیہ طبع پوشید مقبول جہان شد
جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

حضرت باری سے ایسی امیدواری ہے کہ اس رسالہ کے مضامین اگر کوئی شخص نظر کرکے فنون حدیث
شریف مین فکر و غور کریگا تو غلطی و خطا سے مامون اور تصحیف و تحریف سے محفوظ رہیگا
اور صحیح و ضعیف پہچاننے کو اسکے ہاتھہ مین کسوٹی ہوگی جس سے خوب طرح پہچان لیگا
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو حسبی ونعم الوکیل

فصل اول

علم حدیث کے فوائد مین جن سے طالب کو شوق زیادہ ہو اور راغب کی طلب بڑھے اور اون شرطون مین جو اس علم کے
خوض کرنیکو چاہین ۔ پوشیدہ نرہے کہ علم حدیث شریف ایسی شرافت رکھتا ہے کہ کوئی علم
اوسکی مانندکو نہین پہونچ سکتا اسلیئے کہ قرآن شریف کا علم اور اسلام کے عقائد اور شرع
کے احکام اور طریقت کے قواعد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان پر موقوف
ہین اور تمام کشفیات و عقلیات جبتک اس ترازو مین نہ تلین اور اس کسوٹی سے نہ لگائے
جائین قابل اعتماد اور لائق اعتبار کے نہین ہوسکتے تو یہہ علم شریف مانند ایسے صراف پرکھنے
والے کے ہی جو تمام جواہر اور چاندی سونا علوم کا پرکھے بس جو وجوہ تفاسیر اور احکام کی
دلیلین اور عقائد اسلام کے ماخذ اور سلوک الی اللہ کے طریقے اس صراف کے پرکھہ مین کھرے
نکلین وہ قابل رواج اور لائق داد و ستد کے ہوسکتے ہین اور جو کھرے نہ نکلین وہ مردود و
مطرود ہین تو اس علم شریف کا حکم جاری ہے تمام دین کے علوم پر اور اتباع جناب رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سرمایہ سعادت دوجہانی اور پیرایہ حیات جاودانی ہے اسی علم شریف
سے وابستہ ہے اور جو خوب غور کیجائے اور نظر تامل سے دیکھا جاوے تو ہر ایک علم کی ایک
خاصیت ہی کہ اوس علم کی عادت ڈالنے سے نفس انسانی کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے
بری ہو یا بھلی ہو اس علم کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اسواسطے کہ صحابیت کے
معنے یہی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احوال کے جزئیات سے اطلاع ہو اور عبادات
اور عادات کی وضع مشاہدہ کرے اور یہ بات بعد زمان کی صورت مین انسان کی مدرکہ اور
خیال مین ایسی جم جاتی ہے اور راسخ ہوجاتی ہے کہ مشاہدہ کا حکم رکھتی ہے اور اسی امر کیطرف
اشارہ کیا ہی جسنے یہ شعر کہا ہی شعر اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمُوْا اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحِبُوْا
اور امام ہمام محمد بن علی ابن الحسین علیہ وعلی ابائہ السلام نے فرمایا ہے مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ

فصل اول علم حدیث کے فوائد مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف و ثنا اللہ ہی کے واسطے ہے اور وہی کافی ہے اور درود و سلام اوس کے اون خاص بندون پر جنکو اوس نے برگزیدہ کیا خصوصًا سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی آل پر جو چودھوین رات کے چاند ہین اور اونکے اصحاب پر کہ وہ ہدایت کے ستارے ہین - اسکے بعد یہہ ایک ایسا عجیب رسالہ اور نافع عجالہ ہے ایسے فائدونمین جو حدیث شریف کے علم سے متعلق ہین جسکے لکھنے کا باعث شوق و خواہش ہے برادر عالی جاہ جامع مناقب و مفاخر سیّد قمر الدین حسنی جو شرافت کی آنکھہ کے نور اور سیادت کے باغ کے گل ہین خدا تعالی اونکو دین و دنیا کی سیادت اور دونون جہان کی سعادت نصیب کرے اندنون اس علم شریف و فن تصنیف کے شغل کا ارادہ انکی خاطر عاطر مین راسخ ہوا اور جمگیا اور اس ہیچمدان مخفل افادہ و استفادہ سے اپنے حسن ظن کے سبب اس کام کی اجازت اور اس بوجھہ اوٹھانے مین اعانت چاہی بموجب سکے کہ اِنَّ لِلّٰہِ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٍ ✦ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَھَا لَعَرَضْنَا لِنَفَحَاتِ اللّٰہِ ✦ اس فن شریف کے متعلقات سے کیقدر تو لکھے گئے اور باقی انکی طبیعت زکیہ اور قریحہ سینہ کو سونپے گئے اسلئے کہ خدا کے فضل و کرم سے انکا ذکاے فطرت و صفاے طینت اور انتقال ذہن نہایت درجہ اور بہت بلند رتبہ کا ہی خیانچہ انکی تصانیف نظم و نثر اس دعوے کے شاہد عادل و گواہ صادق ہی حضرت

اور اوسکے بعد اس کتاب سے مشغول ہون بطریق روایت اور ضبط مشکل اور اوس کے احادیث
کی تخریج کی تاکہ اوس کتاب کی کوئی چیز غیر مبیّن نرہے اور قبول سے ہماری یہ مراد ہے
کہ نقاد حدیث اوس کتاب کو اثبات کرین اور اوسپر اعتراض نکرین اور صاحب کتاب کا
حکم اوس کتاب کے احادیث کے حال کے بیان مین اچھا جانین اور درست سمجھین اور مانین
اور فقہا اون حدیثون کی سند لین بے اختلاف و بے انکار تو پہلا طبقہ کتب حدیث کا تین
کتابین ہین موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم اور قاضی عیاض نے ان تینون کتابون کی شرح
مشارق الانوار لکھی ہے اور یہہ مشارق الانوار وہ نہین جو صغانی کی ہے جسمین صحیحین کی حدیثین
اسناد و قصہ حذف کرکے جمع کی ہین غرض ان تینون کتابون کے ضبط و شرح کے واسطے کتاب مشارق الانوار
قاضی عیاض کی کافی و شافی ہے اور ان تینون کتابون کی نسبت یون ہے کہ موطا گو اصل اور
ام الصحیحین ہے اور شہرت کمال کو پہنچی ہے ہزار علما عصر امام مالک نے موطا کی روایت کی ہے
شافعی و امام محمد و یحیی بن یحیی مصمودی اور یحیی بن یحیی تمیمی و یحیی بن کبیر و ابو مصعب و قعنبی
جیسون نے - اور عدالت و ضبط رجال پر اس کتاب کے اجماع ہے اور مکہ مدینہ و عراق و شام
و یمن و مصر و مغرب مین مشہور رہے اور شہرون کے فقہا کی بنا اوسپر ہے اور امام مالک کے زمانے
مین اور اون کے بعد بہی علما نے موطا پر تخریج مین اور اوسکی احادیث کے متابعات و شواہد
بہت کوشش بلیغ کی ہے اور اوسکے غریب کی شرح اور مشکلات کے ضبط اور فقہ کے بیان اور
اور وجوہ مین اسقدر اہتمام کیا ہے کہ اوس سے زیادہ تصور مین نہین آتا اور صحیح بخاری و صحیح مسلم
ہر چند بسط و کثرت احادیث مین موطا سے دس حصہ زیادہ ہین لیکن احادیث کی روایت کا
طریق اور رجال کی تمیز اور اعتبار و استنباط کی راہ موطا سے سیکھی ہین اور باوجود اسکے
یہہ دو نو کتابین بہی مخدوم طوائف انام اور جمیع علماء اہل اسلام ہین - ایک فرقے نے ان کے
واسطے مستخرجات لکھی ہے جیسے اسمعیلی و احمد و ابو عوانہ نے اور بعضون نے شرح غریب اور ضبط مشکلات اور
بیان فقہ اور اون کے راویون کے حال لکھے ہین اور کمال شہرت اور نہایت قبول کے درجہ کو پہونچی ہین
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوّے ہزار
آدمی سماع کہتے ہین خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ان تینون کتابون کی حدیثین اصح الاحادیث ہین

بصیرتہ بالحدیث اور فطانتہ بالحدیث ٭ اور جبکہ یہہ علم شریف خبر کی قسم سے ہے اور خبر صدق و کذب دونون کا احتمال رکھتی ہے تو اس علم شریف کی تحصیل مین دو باتین بہت ضرور ہین ایک تو راویون کے حال کا ملاحظہ اور دوسرے بہت بڑی احتیاط معانی کے سمجھنے مین اسواسطے کہ اگر راوی کے حال سے واقف نہوگا اسمین سستی کریگا تو کاذب صادق سے ملتبس ہوجائیگی اور جو معانی کے سمجھنے مین بہت بڑی احتیاط نکریگا تو مراد غیر مراد سے مشتبہ ہونگے اور دونون طرح جو فائدہ اس علم شریف سے متوقع ہے وہ میسر نہوگا بلکہ اوس فائدہ کے برخلاف آپ بھی گمراہ ہوگا اور اورون کو بھی گمراہ کریگا معاذ اللہ من ذلک تو ان دونون امرون مین سخن بہت ضرور ہوا امر اول یہ ہے کہ راویان مخبرین کے حال کا ملاحظہ صدر اول مین یعنی تابعین وتبع تابعین کے زمانے بخاری و مسلم کے زمانہ تک اور رنگ تھا کہ ہر شہر و ہر زمانہ کے راویون کے حال کی بحث اور تفتیش کیا کرتے تھے جس مین بے دیانتی اور جھوٹ اور سوء حفظ کی بو آتی تھی اوسکے حدیث قبول نکرتے تھے اور اسی باعث راویون کے حال مین بڑی بڑی دفتر اور بڑی بڑی کتابین مضبوط لکھی ہین اور اس زمانہ مین اور دوسرا رنگ ہے اب جو کتابین فقط صحاح کے واسطے ہین وہ اون کے بعد جو کتابین اعتبار کے قابل ہین وہ جدا جدا جانی جائین اسکے بعد جو کتابین واجب الرد والترک ہین علحدہ رکھنی جائین تاکہ تخلیط کے گرداب مین نہ پڑجائین اور اکثر متاخرین محدثین کے ہاتھ سے یہہ تمیز و ترتیب جاتی رہی ہے اسی لئے بعضے مسلونین جمہور سلف کے خلاف کیا ہے اور جو غیر معتبر کتابون مین حدیثین پائی ہین اون سے متمسک کیا ہے کہ سند لی ہے اس مقام مین ہم حضرت والد ماجد قدس سرہ کی عبارت نقل کرتے ہین تا کہ حدیث کی کتابون کے مراتب ترتیب سے واضح ہوجائین وہ فرماتے ہین — جاننا چاہیے کہ حدیث شریف کی کتابین باعتبار صحت و شہرت و قبول کے کئی طبقہ پر ہین اور صحت سے ہماری مراد یہ ہے کہ مصنف التزام کرلے کہ سوائے صحیح حدیثون یا حسنہ وغیرہ کے ایراد نہ کرے اور جو کرے تو اوسکا ضعیف ہونا اور اوسکی غرابت اور علت اور شذوذ کا حال بیان کردے اسواسطے کہ ضعیف وغریب ومعلول حدیث لانی اوس کے حال بیان کردینے سے قدح نہین کرتی اور شہرت سے ہماری یہ مراد ہے کہ اہل حدیث ایک طبقہ کے بعد دوسرا طبقہ اور اسیطرح

مصنفین علوم حدیث کے تبحر اور وثوق وعدالت اور ضبط مین موصوف تھے اور احادیث صحیح
اور حسن اور ضعیف بلکہ ایسی حدیثین جو موضوع ہونیکے متہم ہین اون کتابون مین پائی جاتی ہین
اور اون کتابون کے راوی بعضے عدالت مین موصوف اور بعضے مستور اور بعضے مجہول ہین اور اکثر
وہ حدیثین ایسی ہین جو فقہا کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا
ہے اور ان کتابون مین بھی تفاضل اور تفاوت ہے بعضی بہت قوی ہین بعضی سے اور نام اون
کتابون کے یہ ہین مسند شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مصنف عبد الرزاق
مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابو داؤد طیالسی سنن دارقطنی صحیح ابن حبان
مستدرک حاکم - کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی اور **طبقہ رابعہ** وہ حدیثین ہین جنکا
نام ونشان پہلے قرنون مین معلوم نہین تھا اور متاخرین نے روایت کی ہین تو اونکا حال دو شقون
سے خالی نہین یا سلف نے تفحص کیا اور اونکی اصل نپائی کہ اونکی روایت سے مشغول ہوتے یا
اونکی اصل پائی اور اون مین قدح وعلت دیکھی کہ روایت نکیا اور دونون طرح یہ حدیثین قابل
اعتماد نہین کہ کسی عقیدہ کے اثبات پر یا عمل کرنے کو اون سے سند لین اور کیا خوب کہا ہے بعضے
مشائخ نے ایسی امر مین **شعر** فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ * وان کنت
تدری فالمصیبۃ اعظم * اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہزنی کی ہے
اور بسبب کثرت طرق ان احادیث کے کہ کتابون کی قسم مین موجود ہین مغرور ہوکر اونکے تواتر کا
حکم دیا ہے اور بتمام قطع ویقین مین اونکی سند لی ہے اور برخلاف طبقات اولی وثانیہ وثالثہ کے
حدیثون کے ایک مذہب نکالا ہے اور اس قسم کی حدیثون کی کتابین بہت تصنیف ہوئی ہین تھوڑی
سی ہم بیان کرتے ہین کتاب الضعفا لابن حبان وتصانیف الحاکم وکتاب الضعفا للعقیلی کتاب الکامل
لابن ابی عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر -
فردوس دیلمی بلکہ اوسکی سب تصانیف تصنیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر -
تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار اور اکثر مسائل اور موضوع حدیثین مناقب کے باب مین اور
شمائل مین اور تفسیر واسباب نزول مین اور درباب تاریخ وذکر بنی اسرائیل کے اور پہلے انبیا کے
قصون مین اور شہرون کے اور کھانے پینے کے اور حیوانات کے ذکر مین اور طب ورقی وعزائم ودعوات مین

اگر بعضی احادیث ان تینون کتابون کی بعضی سی بہت صحیح ہون اور جو خوب تفحص کی نظر سی دیکہا جاسے تو موطا کی احادیث مرفوعہ غالباً صحیح بخاری مین موجود ہین تو صحیح بخاری مشتمل ہے موطا پر باعتبار احادیث مرفوعہ کے مگر ہان آثار صحابہ و تابعین موطا مین زیادہ ہین تو ان تینون کتابون کو طبقہ اول مین رکہنا چاہیے **طبقۂ ثانی** وہ احادیث کہ ان تینون صنفتو نمین صحیحین کے درجہ کو نہین پہونچتین لیکن صحیحین کی ان صفتون مین قریب ہین وہ احادیث جامع ترمذی و سنن ابوداؤد اور سنن نسائی ہین کہ ان کے مصنف مشہور و معروف ہین وثوق و عدالت و حفظ و ضبط و تبحر مین فنون حدیث کے اور ان تین کتابونمین ان کے مصنفون نے تساہل اور تسامح نہین کیا اور حدیث کا حال اور اوسکے علت جہانتک ممکن ہوا بیان کردی ہی اور اسیلئے علماء اسلام کے درمیان شہرت پائی ہے تو ان چہہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین اور ابن الاثیر نے جامع الاصول مین ان چہہ کتابون کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب و ضبط مشکلات و اسماء رجال اور جو اون کے متعلق ہے سب بیان کردیا ہے تو کتاب جامع الاصول گویا ان چہہ کتابون کی شرح ہے جیسے وہ مشارق الانوار ان تین کتابون کی شرح ہے اور صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ مین نہین گنا بلکہ موطا کو چہٹا قرار دیا ہے و الحق یعنی یہ مین حق بھی ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس سرہ فرماتے ہین کہ مسند امام احمد فقیر کے نزدیک اس دوسرے طبقہ سے ہی اور وہ اصل ہے صحیح سے سقیم کے پہچاننے کو اور اوس سے پہچانی جاتی ہے جس حدیث کی اصل ہے اور جس حدیث کی اصل نہین مگر مسند امام احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین کہ اونکا حال بیان نہین کیا مگر اوسمین جو ضعیف ہین اون حدیثون سے اچہی معلوم ہوتی ہین جن حدیثون کے متاخرین تصحیح کرتے ہین اور علماء حدیث اور فقہ نے اونکو اپنا پیشوا کیا ہے اور حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اوسیطرح سنن ابن ماجہ کو بہی اس طبقہ مین شمار کرسکتے ہین ہرچند اوسکی بعضی حدیثین نہایت ہی ضعیف ہین اور **طبقۂ ثالثہ** وہ حدیثین ہین کہ ایک جماعت علماے متقدمین نے جو بخاری و مسلم سے پہلے ہوئی ہین یا اون کے معاصرین نے یا جو اون کے بعد ہوئی ہین اپنی تصنیفون مین روایت کی ہین اور صحت کا التزام نہین کیا اور اونکی کتابین شہرت و قبول مین طبقۂ اولی و ثانیہ کے رتبہ کو نہین پہونچین ہرچند اونکی

عمارہ جہان ہو عین مہملہ کے ضمہ سے ہی مگر باب ابی بن عمارہ کا جو صحابی ہین کسرہ سے ہی **قاعدہ**
گریز کاف کے فتح سے ہے قبیلہ عالم مین اور کاف کے ضمہ سے ہے صیغہ تصغیر سے قبیلہ عبد
الشمس ہین یعنی نسب مین اوسکی جو یہہ نام رکھی نظر کرنی چاہیئے کہ اگر خزاعی ہے کاف کے فتح
سے اور اگر عبشمی ہے مصغر پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** حزام اگر اس نام والا قریشی ہے تو
زای معجمہ اور کسرہ حاے مہملہ اور جو انصاری ہے تو حاے مہملہ کی فتح اور راے مہملہ کے فتح سے
پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** عسل ہر جاے بکسر عین اور سکون مہملتین ہے مگر عسل بن ذکوان
الاخباری البصری عین وسین کے فتح سے ہے لیکن صحیحین مین یہ شخص مذکور نہین ہے **قاعدہ**
غنام جہان ہو بفتح غین معجمہ و تشدید نون سے ہے مگر عثام بن علی العامری الکوفی کہ عین مہملہ
کے فتح اور تشدید مثلثہ سے ہے اور پہلی قسم سے ہے غنام بن اوس صحابی بدری **قاعدہ**
قمیر ہر جاے تصغیر قمر کی ہے اور نام مرد ہے مگر قمیر نام زن مسروق بن الاجدع جو عمرو کی
بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہین **قاعدہ** مسور ہر جاے بضرب اسم آلہ کے وزن پر
ہے مگر دو شخص ایک تو مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد الملک الیربوعی ان دونوں کو
محمد کے وزن پر پڑہین **فائدہ بعضی نسبتوں مین** جہان لفظ حمال واقع ہو جیم سے
مگر باب موسی بن ہارون الحمال حاے مہملہ سے ہے **قاعدہ** عیسی اس صورت سی اگر بصریون
کے اسناد مین آجاے تو عیشی پڑہنا چاہیئے نسبت عیش سے جو موت کی ضد ہے۔ اور جو کوفیون
کے اسناد مین واقع ہو تو عبسی پڑھا جاتا ہے باے موحدہ اور سین مہملہ سے اور اگر شامیون کی
اسناد مین ہے تو عنسی پڑہنا چاہیئے یعنی بجاے باے موحدہ کے نون سے پڑہین اور اس
فن کے لطائف مین سے ہے کہ بعضی جاے اگر تصحیف لفظی واقع ہو تو غلط نہین جس صورت سے
پڑہین روا ہے جیسے عیسی بن عیسی الحناط و مسلم حباط کہ اگر ان دونون کو حناط پڑہین تو حنطہ
فروش یعنی گیہون بیچنے والے ہوئے اور جو حباط پڑہین تو خبط فروش ہوے اور خبط حاے
مہملہ کی فتح سے اور باے موحدہ سے اور آخر مین طاے مہملہ کیکر کے پتے مین جو چارپایون کے
واسطے ذخیرہ کرتے مین اور بیچتے ہین اور جو خیاط پڑہین تو نسبت صنعت خیاطت سے
یعنی سینے سے ہے یہہ دونون شخص تینون پیشے کرتے تھے پہلے ایک پھر دوسرا تیسرا

جاننا چاہیئے کہ بعضی نسبتون مین

اور نواب نوافل مین بھی یہ حادثہ ظاہر ہوا ہے ابن الجوزی نے اکثر یہ حدیثین مجروح و مطعون کر کے
انکی موضوع اور جھوٹے ہونے کی دلیلین بیان کی ہین کتاب تنزیہ الشریعہ ان حدیثون کی بُرائی
دفع کرنیکو کافی ہے اور اکثر شاذ و نادر مسئلے جیسے سلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روایت
پاؤن کے مسح کرنیکی ابن عباس کے اور ایسی ایسی شاذ و نادر مسئلے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور
شیخ جلال الدین سیوطی کا مایہ تصانیف رسالون مین لو شاذ و نادر مشکوک مین انہین کتابون نسخے
ہے اور ان کتابون کی حدیثون سے مشغول ہونا اور ان کتابون سے تہنباط کرنے بیفائدہ معلوم
ہوتے ہین اور باوجود اسکے اگر کسیکو رغبت ان کتابون کی تحقیق کی ہو تو میزان الضعفا ذہبی کی
اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی کی ان کتابونکے رجال کے احوال کے واسطے اوسکے کام آتی ہے
اور شرح غریب اور توجیہ عبارت کو کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی کی کافی ہے تمام
مادون کے واسطے اور جب حدیث کی کتابون کی ترتیب معلوم ہوگئی اور طبقۂ اعلیٰ اس بابمین
موطا اور صحیحین قرار پایا تو ضرور ہے تحقیق ان تینون کتابون کی فرمانے چاہیے ان کے بعد باقی صحاح
ستہ سے مشغول ہونا چاہیے اور گمان غالب یہہ ہے کہ جب موطا و صحیحین کی تحقیق کرلے تو باقی
صحاح ستہ کی تحقیق مین دو تہائی سے تو فراغت پالی قدر قلیل رہ گیا اسیواسطے ان تینون کتابونکے
فوائد متعلقہ پر کلام کو منحصر کیا گیا **فائدہ ضبط اسمامین** یہہ قاعدہ ہے کہ حدیث
شریف کی کتابونمین جہان لفظ سلام آئے اوسکو لام کی تشدید سے پڑہین مگر پانچ جگہ تشدید
نہ پڑہین اول نام باپ کا عبداللہ بن سلام کے جو صحابی ہین اور علماء یہود مین سے ہین اور ایمان
سے مشرف ہوئے اور جنت مین داخل ہونے کی بشارت پائی دوسرے پدر محمد بن سلام بیکندی
کہ بخاری کے شیخ ہین اور بیکند بائے موحدہ کے کسرہ اور یا کے سکون سے ایک گانون کا نام ہے
جیسے تاشکند اور بیکند توابع بخارا سے ہے تیسرے سلام بن محمد بن ناہض المقدسی اس شخص کا صحاح ستہ
مین ذکر نہین ہے اس شخص سے حافظ ابو طالب اور طبرانی نے روایت کی ہے اور نام سلامہ کہا ہے چوتھے
جد محمد بن عبدالوہاب بن سلام معتزلی اور یہہ بھی صحاح ستہ کے راویون مین نہین ہے
پانچوین سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا نہایت عداوت و عناد رکھتا تہا اور اسکی شرارت اور فساد کا
حدیثونمین بہت ذکر ہے ان پانچونکے نام کو تخفیف سے پڑہین اور انکے سوا تشدید سے **قاعدہ**

فائدہ ضبط اسمامین

الوساان بصیغہ تصغیر و ضاد معجمہ سے ہے **قاعدہ** حازم ہر جاے ان کتب ثلثہ مین حای مہملہ
اور زاے منقوطہ سے ہی مگر نام پدر ابو معاویہ محمد بن خازم جو مشہور ضریر کوفی ہے شاگرد اعمش کا خای معجمہ
سے ہے **قاعدہ** حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور جد حبان بن واسع بن حبان
اور حبان ابن ہلال کہ یہان بفتح حاے و تشدید باے موحدہ پڑھنا چاہیئے اور حبان بن عطیہ و حبان
بن موسی اور حبان بن العرقہ کہ یہان بکسر حاے و تشدید موحدہ پڑھنا چاہیئے **قاعدہ** حبیب
ہر جاے بفتح حاے مہملہ و کسر باے موحدہ جاننا چاہیئے بروزن طویل حب اور محبت کے مصدر
سے مگر تین جاے بضم خاے معجمہ بصیغہ تصغیر جاننا چاہیئے **قاعدہ** خبابت بمعنی دانائی
کے مصدر سے خُبَیب بن عدی خبیب بن عبدالرحمن ابو خبیب کنیت عبداللہ بن الزبیر **قاعدہ**
حکیم ہر جاے بروزن طویل حکم کے مصدر سے پڑھنا چاہیے مگر پدر ازریق بن حکیم و حکیم بن عبداللہ
تصغیر حکم سی ہے **قاعدہ** رباح ہر جاے بای مفتوحہ سے ہے مگر پدر ابو قیس زیاد بن ریاح
کہ یاے تحتانیہ اور کسرہ راے سی ہے **قاعدہ** زُبَید صحیحین زای منقوطہ کے ضمہ اور بای
موحدہ کے فتح سے تصغیر زبد بمعنی مسکہ کے ہی مگر موطا مین زیید زبید کی تصغیر جو نام مشہور ہے
پڑھنا چاہیئے **قاعدہ** سُلیم ہر جاے کتب ثلثہ مین صیغہ تصغیر سے ہے مگر سلیم بن حبان بروزن طویل ہے
قاعدہ سَلم ہر جاے بفتح سین و سکون لام ہے **قاعدہ** شُریح ہر جای بضم شین معجمہ اور
آخر مین حاے مہملہ سے ہے مگر تین شخص کہ سین مہملہ مضمومہ اور جیم سے ہین سُریج بن یونس سُریج
بن النعمان احمد بن ابی سُریج **قاعدہ** سُلیمان ہر جاے پیغمبر مشہور کا نام ہے مگر چہ شخص سلمان
فارسی و سلمان بن عامر ضبی اور سلمان الاغر عبدالرحمن بن سلمان ابو حازم کہ راوی ابو ہریرہ کا ہی
اوسکا نام سلمان ہے ابو رجا مولای ابو قلابہ اوسکا نام ہے سلمان ہے **قاعدہ** سلمہ ہر جای
فتحات سے ہے مگر دو جاے کسرہ لام سے پڑھنا چاہیئے عمرو بن سلمہ الجرمی جو بصرہ کے مسجد کی
امام تھے بنو سلمہ قبیلہ انصار سے ہے **قاعدہ** عُبیدہ ہر جاے بصیغہ تصغیر ہے مگر چار جاے
عبیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عبیدہ بن حمید عبیدہ بن سفیان
عامر بن عبیدہ الباہلی **قاعدہ** عُبادہ ہر جاے بضم عین و تخفیف با ہے مگر محمد بن عبادہ
الواسطی استاد بخاری فتح عین سے ہے **قاعدہ** عَبدہ ہر جاے بفتح عین و سکون باے موحدہ

فائدہ بعض اسما مین

لیکن اوّل مین بہت مشہور حنّاط ہے نسبت بحنطہ فروشی یعنی گیہون بیچنے والا اور دوسرے مین
خبّاط ہے بہت مشہور نسبت بخبط فروشی **فائدہ بعض اسما مین** موطا اور صحیحین مین
جہان یہہ صورت واقع ہو یسار یعنی سین مہملہ سے پہلے تحتیہ پڑہنی چاہیئے مگر نام پدر محمد بن بشار
کہ باے موحدہ اور شین معجمہ ہے اور یہہ شخص اُستاد ہے بخاری و مسلم کا اور موطا و صحیحین مین جس جا لفظ
بِشر واقع ہو تو باے موحدہ کے کسرہ اور شین معجمہ سے پڑہین مگر چار شخص کہ موحدہ کے ضمہ سے اور
سین مہملہ سے ہین عبداللہ بن بُسر صحابی بُسر بن سعید بُسر بن عبداللہ حضرمی بُسر بن محجن۔ اور
جہان ان تین کتابون مین لفظ بشیر واقع ہو طویل کے وزن پر بشارت سے جسکی خوشخبری کے معنی ہین
پڑہین مگر چار شخص صیغۂ تصغیر سے ہین دو شخص تو شین معجمہ سے بُشیر بن کعب عدوی اور
بُشیر بن یسار اور دو سین مہملہ سے ہین ایک تو یلے تحتیہ کے ضمہ سے یُسیر بن عمرو اور دوسرے کو
نون مضمومہ سے اور وہ پدر قطن بن نُسیر کا ہے **قاعدہ** صورت یزید ہر جاے بصیغہ مضارع
معروف غائب باب زیادۃ سے ہے مگر تین شخص بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ کہ بضم باے موحدہ
اور راے مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر بُرد بمعنی ژالہ اور نام جد محمد بن عرعر بن البِرِند کہ موحدہ کے کسرہ اور
راے مہملہ اور نون ساکنہ ہے اور بعضی دونون کو فتح سے پڑہتے ہین اور نام جد علی بن ہاشم بن
البَرید کہ باے موحدہ کے فتح اور راے مہملہ کے کسرہ اور یاے تحتیہ ہے **قاعدہ** جس جاے لفظ
براز واقع ہو تخفیف سے پڑہین اور باے موحدہ کے فتح جانین مگر دو شخص ابو العالیہ البرّاء
اور ابو معشر البرّاء کہ باے موحدہ کے فتح سے اور راے مہملہ مشددہ سے ہے **قاعدہ** حارثہ کی صورت
حاے مہملہ اور راے مکسورہ و مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہیئے مگر چار جاے جیم و راے مہملہ اور یاے تحتانیہ
جاننا چاہیئے جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمر ابن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن العلا
بن جاریہ **قاعدہ** صورت جریر ہر جاے جیم اور دو راے مہملہ سے ہے مگر دو شخص کہ اون کے
نام کے پہلے حاے مہملہ اور آخر زاے منقوطہ ہے حریز بن عثمان الرحبی کہ نسبت کوفہ کے رحبہ سے ہے
اور ابو حریز عبداللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کا ہے **قاعدہ** خراش ہر جاے خاے معجمہ کے کسرہ سے
ہے مگر نام پدر ربعی بن حراش حاے مہملہ سے ہے۔ **قاعدہ** حُصین ہر جاے تصغیر کے صیغہ سے
ہے اور صاد مہملہ سے مگر ابو حَصین عثمان بن عاصم کہ بر وزن طویل ہے مگر حُضَین بن المنذر

کہ راوی کو کنیت اور نسب اور نسبت اور نام اور صنعت کیساتھ ذکر کرتے ہین اور ان کی غرض اسمین کامل
احتیاط کا مبالغہ ہے اسلیئے کہ محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور فقط کنیت بھی کبھی مشترک ہوتی ہی تو راوی
کی تمیز سوا مبالغہ کے متحقق نہین ہوسکتی بلکہ بعضی جاے راوی کا نام اور اوسکے باپ کا نام بھی مشترک
ہوتا ہی کہا گیا ہے کہ خلیل بن احمد چھہ شخص ہین اور انس بن مالک پانچ ہوئے ہین اور بعضی جاے راوی کا نام
اور اوسکے باپ کا اور اوسکے دادا کا بھی مشترک واقع ہوا ہی جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار شخص ہین کہ جو
اونکا نام اور اون کے باپ کا نام اور اونکے دادا کا نام متفق واقع ہوا ہی اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو شخص
ہین ہوئے ہین اور بعضی جاے کنیت و نسب متفق ہوگئے ہین ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک
بن حبیب نام ہی اور دوسرے کا موسی بن سہل اور ابوبکر بن عیاش تین شخص ہین غرض محدثین کا اسقدر تعمق
رائگان نہ سمجھنا چاہیئے اور انکی غرض احتیاط ہی تمیز مین اسلیئے کہ راوی ضعیف ثقہ راوی سے مشتبہ
نہو جاے اور جو دونو شخص صفت عدالت اور وثوق مین متفق ہون تو اشتباہ کچھ ضرر نہین کرتا
لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بھی قرینے اور اشارے ہین مثلاً سفیان ثوری اور سفیان بن
عیینہ کے انکے شیوخ اور شاگردون سے تمیز ہوتی ہے اور جو شیوخ اور شاگرد بھی متحد ہون تو امتیاز
بہت دشوار ہوتا ہے اور ایسے مقامون مین محدثین کا امتحان کرتے ہین اور نیز بصرہ مین فن حدیث
کے دو امام ایک زمانہ مین ہوئے ہین کہ اونکو حمادین کہتے ہین حماد بن زید بن درہم اور حماد بن
سلمہ تو صحیحین مین جس جاے روایت عارم کی حماد سے ہو تو جاننا چاہیئے کہ حماد بن زید ہی اور اگر
موسی بن اسمعیل تبوذکی کی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے۔ عبد اللہ مطلقاً صحیحین مین صحابہ کے درجہ مین
عبد اللہ بن مسعود اور ائمۃ الحدیث کے درجہ مین عبد اللہ بن المبارک ہی **قاعدہ** ابو جمرہ جیم و راے مہملہ
سے شاگرد ابن عباس اور ابو حمزہ حاے مہملہ اور زاے منقوطہ سے بھی شاگرد ابن عباس کا ہی اور شعبہ دونو
سے روایت کرتا ہی تو اصطلاح یہہ ہے کہ شعبہ جسوقت مطلق ابو جمرہ کہے تو مراد نصر بن عمران ہے کہ جیم
سے ہی اور جسوقت نسب سے مقید کرے تو مراد ابو حمزہ حاے مہملہ سے ہی واللہ اعلم **فائدہ** بعضی جاے
ماکا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوتا ہی لیکن بہت غور و تعمق سے معلوم ہوتا ہی کہ ماکا نام ہی باپ کا نام
نہین ہے چنانچہ حدیث معاذ و معوذ دو بیٹے عفرا کے ہین پس عفرا نام اونکی ماکا ہے اور
اونکا باپ حارث ہی اور بعضی روایات مین آیا ہی بلال بن حمامہ اور وہ بلال بن رباح ہی خادم

مگر عامر بن عَبَدَہ جو کتاب مسلم کے خطبہ مین ہے دو فتحون سے پڑہین اور بجالہ بن عبدہ **قاعدہ**
عَبادہ ہر جاے بفتح عین وتشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عُباد کہ عین کے ضمہ اور تخفیف باے
موحدہ سے ہی **قاعدہ** عقیل بفتح عین وکسر قاف ہی مگر تین شخص صیغہ تصغیر سے ہین
عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحییٰ بن عُقیل بنو عُقیل قبیلہ مشہور ومعروف ہی
قاعدہ واقد ہر جاے قاف سے ہی **قاعدہ** نصر کا لفظ اگر معرف باللام ہے تو ضاد معجمہ
سے ہی جیسے ابو النضر والنضر بن الحارث اور جو بے لام تعریف کے ہو نصر صاد مہملہ سے پڑہنا
چاہیئے اور یہہ فرق اصطلاحی ہے کہ امتیاز کیواسطے کتابت مین اختیار کیا ہی جیسے عمر او عمرو
قاعدہ عُبیدہ وحُمید ہر جاے مصغر ہے **قاعدہ** اَیلی منسوب اَیلہ سے کہ ایک شہر حدود
شام مین ہے ہمزہ کا فتح اور یاے تحتیہ کا سکون اور تخفیف لام سے اور اس صورت سے مشتبہ
ہوتا ہے اُبُلّی سے منسوب اُبُلّہ بالضم ہمزہ وباے موحدہ مضمومہ وتشدید لام سے لیکن صحیحین مین کوئی شخص
اُبُلّی نہین ہے اور جو آیا ہے اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی جیسے شیبان بن فروخ کہ مسلم نے اوس سے
روایت کی ہی مگر اوسے اُبُلّی نہین کہا **قاعدہ** بزاز ہر جاے دو زاے منقوطہ سے ہی یعنی کپڑا بیچنے والا
بزد مصدر سے جو بمعنی کپڑے کے ہے مگر دو شخص بزّار یعنی اول زاے منقوطہ اور آخر راے بی نقطہ اور بزار
عربی مین تخم فروش کو کہتے ہین اور اس پیشہ والیکو ہندی مین پنساری کہتے ہین خلف بن ہشام البزار
الحسن بن الصباح البزار **قاعدہ** البصری ہر جاے باے موحدہ سے ہی شہر بصرہ سے نسبت ہی مگر تین شخص
نون سے ہین نسبت بنی نصر سے کہ ایک مشہور قبیلہ ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم
بن فلان مولی النصریین **قاعدہ** الثوری ہر جاے ثاے مثلثہ سے ہی مگر ابو یعلی محمد بن الصلت التَّوَّزی کہ
تاے مثناۃ فوقانیہ وتشدید واو نسبت تَوَّج سے او آخر زاے منقوطہ ہے **قاعدہ** جُرَیری ہر جاے
جیم سے صیغہ تصغیر ہے مگر یحییٰ بن ایوب جَریری بفتح جیم سے ہی اور یحیی بن بشر حریری اوستاد بخاری
ومسلم کا حاے مہملہ کے فتح سے نسبت حریر سے یعنی ریشم **قاعدہ** سَلَمی ہر جاے لام کے فتح سے ہی
اور اہل حدیث کسرہ پڑہتے ہین اوسکا جو منسوب ہو بنی سلمہ کی طرف انصار سے **قاعدہ** الہمدانی
سب جا ہے سکون میم سے ہی نسبت قبیلہ ہمدان سے ولیکن ہمدان میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہے عراق
عجم کے شہرون مین سے اور صحیحین مین اوس شہر سے نسبت واقع نہین ہوئی **فائدہ** محدثین کا قاعدہ ہے

نام احمد اور عبد اللہ بن المبارک اور ایک اور جماعت نے کتاب الزہد جدا لکھی ہے اور احادیث ادب کا نام

علم الادب

علم ادب ہے اس فن مین بخاری کی بڑی ایک کتاب ہے کہ اوسے کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث

علم التفسیر

متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین تفسیر ابن مردویہ اور تفسیر دیلمی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیرین

بہت مشہور ہین اور کتاب درمنثور شیخ جلال الدین سیوطی کی سب کی جامع ہے اور تاریخ وسیر کی

حدیثون کی دو قسمین ہین ایک جو متعلق پیدائش آسمان وزمین وحیوانات وجن وشیاطین و

بدء الخلق

ملائکہ وانبیاء سابقین اور پہلی امتین اس قسم کو بدء الخلق کہتے ہین اور جو متعلق ذات مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کے صحابہ کرام وآل عظام سے ہین ابتداے تولد انجناب

علم السیر

رسالت سے آپ کی وفات شریف تک اوسے سیر کہتے ہین سیرۃ ابن اسحاق اور سیرۃ ابن ہشام اور

سیرۃ ملا عمر اور بہت کتابین اس باب مین تصنیف ہین اور بالفعل صحیح نسخہ روضۃ الاحباب کا میر

جمال الدین محدث حسینی کا اگر الحاق وتحریف سے خالی تو اور سب تصنیفات سے اس باب مین

بہتر ہے اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ بہت

علم الفتن

بڑی کتب سیر مین ہین اور احادیث فتن کا نام علم الفتن ہے نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت

لنبی چوڑی لکھی ہے اور اوسمین رطب ویابس لایا ہے اور اوروں کی اس باب مین بہت تصنیفین ہین

علم المناقب

اور احادیث مناقب اور مثالب کو علم المناقب کہتے ہین اس باب مین بہی تصنیفین متعدد اور قسم قسم کی ہین

اور بعضی محدثین نے خاص مناقب بعضے آل واصحاب کے جدا لکہے ہین کسی غرض کے سبب جو متعلق ہوے

جیسے مناقب قریش ومناقب الانصار ومناقب العشرۃ المبشرۃ کہ تصنیف محب طبری کی ہے اوسکا

نام ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ اور ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی اور حلیۃ الکمیت

فی مناقب اہل البیت اور دیباج فی مناقب الازواج اور بہت کتابین خلفاے راشدین کے

مناقب مین تصنیف ہین اور خصوصاً القول الصواب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رض

اور القول الجلی فی مناقب المومنین علی رض اور نسائی نے امیر المومنین حضرت علی رض کے مناقب مین

بڑا رسالہ لکھا ہے اور شام کے نواصب نے بسبب اپنی فرط تعصب کے اور عداوت کے اوسی

دمشق مین اس عمل پر شہید کیا رحمۃ اللہ علیہ تو جامع وہ ہے کہ ان فنون مین سے سب کا نمونہ

کہے جیسے جامع بخاری اور جامع ترمذی اور صحیح مسلم ہر چند ان فنون کی حدیثین رکہتی ہے

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اونکی ماکا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبد اللہ بن بحینہ
اور بحینہ ماکا نام ہی اور باپ کا نام مالک ہی اور بعضی جا جمع کرکے کہا ہی عبد اللہ بن مالک بن بحینہ تو یہان
اونکی ماکا نام اونکی دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اسلئے یہ مقرر کیا ہے کہ لفظ مالک کے درمیان اور بحینہ کی
ابن کا الف قائم رکہین ساقط نکرین تاکہ معلوم ہو کہ صفت عبد اللہ کی ہے مالک کے صفت نہین اور جیسے
محمد بن حنفیہ کہ اونکے پدر بزرگوار حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ ہین اور حنفیہ اونکی ماکی طرف نسبت ہے
کہ اونکا نام خولہ بنت جعفر ہے اور جعفر یمامہ کے سردار اور بنی حنفیہ کے سید تھے اور جیسے اسمعیل بن علیہ
اونکے باپ کا نام ابراہیم ہے اور نسبت آدمی کی اوسکے جد سے کتب حدیث مین بلکہ عرب کے محاورات مین
بہت مشہور ہے اور جاری ہے چنانچہ انا ابن عبد المطلب اسکے گواہ ہے اور عجیب یہ ہی کہ کبھی دادی سے اسی طرح
نسبت کرتے ہین جیسے یعلی بن منیہ صحابی کہ منیہ اونکی دادی کا نام ہے اور بشر ابن الخصاصیہ بہی
باپ سے ہی اور جو منسوب جد سے ہین وہ بہت ہین جیسے ابو عبیدہ بن الجراح کہ اون کے باپ کا نام
عبد اللہ بن الجراح ہی اور جیسے ابن جریج کہ اونکا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور احمد ابن
حنبل ان کے باپ کا نام محمد ہی اور کبھی تبنّی سے نسبت کرتے ہین تبنی کہتے ہین کسیکو بیٹا بنا لینے کو جیسے
مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے اون کو اسود بن عبد یغوث زہری قرشی
نے پرورش کیا اور متبنّیٰ بنایا اونسے منسوب ہوئے اور جیسے حسن بن دینار اصل مین حسن بن واصل ہے
اور دینار اونکی ماکا خاوند ہے **فائدہ** اور یہہ بہی جان لینا چاہیئے کہ حدیث کی کتابون کے طرح طرح

جامع

کے طریق ہین ایک قسم کو جامع کہتے ہین اور محدثین کے اصطلاح مین جامع وہ ہی کہ جسمین سب
اقسام کی حدیثین ملین یعنی حدیثین عقائد کی اور حدیثین احکام کی اور حدیثین رقاق اور حدیثین
کھانے پینے اور سفر اور قیام وقعود کی آداب کی اور حدیثین جو تفسیر سے متعلق ہین اور حدیثین جو تاریخ
وسیر کی ہین اور حدیثین فتن کی اور حدیثین مناقب ومثالب کی اور علماے حدیث نے ان آٹھون

علم التوحید والصفات

فنون کی جدا جدا ایک ایک فن کے بھی کتابین تصنیف کی ہین تو عقائد کی حدیثون کا نام علم التوحید
والصفات رکہا ہی اور ابو بکر بن خزیمہ نے کتاب التوحید لکہی ہی اور بیہقی نے بہی کتاب الاسماء والصفات
لکہی ہے اور کتاب احکام کا نام سنن ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک موافق فقہ کے ترتیب

اور کبھی جن مطالب کا جامع ذکر مین بیان ہی ایک مطلب جزئی کو اختیار کرتے مین اور اوس مین ایک بہت بڑی کتاب تصنیف کرتے مین جیسے باب النیتہ کی ابو بکر بن ابی الدنیا نے بڑی کتاب لکھی ہے اور باب رویتہ اللہ کی آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بھی ابن ابی الدنیا نے بڑی کتاب لکھی ہے اور علی ہذا القیاس بہت رسالے جزئیہ جوامع جزئیہ مطالب ثمانیہ مذکورکے بہت تصنیف مین اسقدر کہ حد وشمار بشر کی طاقت سے باہر ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رسالی تصنیف کرنے مین بہت وسعت رکھتے مین اور ایک قسم اور بھی حدیث کی کتابون کے کہ انکو اربعین چہل حدیث کہتے ہین ایک بات مین یا بہت متفرق بابون مین ایک سند سے یا بہت سندون سے جمع کرتے مین اور اربعین بھی بیشمار ہین دیکھی اور سُنی جاتی مین تو تصانیف احادیث کی چھہ قسمین ہین جوامع مسانید ۔ معاجم ۔ اجزاء ۔ رسائل ۔ اربعینات اور رسالون کو کتابین بھی کہتے ہین اور **دوسرا امر** یعنی احتیاط معانی کے سمجھنے مین حدیث شریف کے تو اوسکے مادے بھی پہلے امر کے تحقیق سے معلوم ہوئے اسواسطے کہ مشارق الانوار صحیحین اور مؤطا کی احادیث کے معانی کے واضح ہونے کو کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ کو کافی ہے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کے تمام حدیث کی کتابون کی تحقیق کو یعنی چارون طبقہ کی حدیثون کو کافی ہے اور شرح عبد الرؤف مناوی کی بھی شیخ جلال الدین سیوطی کی جامع صغیر پر اکثر احادیث کو کافی ہے لیکن اسقدر جان لینا چاہیئے کہ احادیث کی شرح وتوجیہ مین گوناگون کلام ورطب ویابس بہت وقوع مین آیا ہے اب اون شخصون کو جاننا چاہیئے جو اس باب مین محل اعتماد مین اور انکی کتابون اور تصنیفون سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے امام نووی اور محی السنہ بغوی اور ابو سلیمان خطابی علماء شافعیہ مین سے بہت معتمد علیہ ہین اور انکا کلام متین اور مضبوط واقع ہی خصوصاً شرح السنہ بغوی کی حدیث کی فقہ اور مشکلات کی توجیہ مین کافی وشافی ہے اور گویا شرح مصابیح ومشکوٰۃ کی اوس کتاب سے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کے ہے اور معالم السنن شرح ابو داؤد خطابی کی ہے اور طحاوی علماء حنفیہ مین سے احادیث کی شرح مین سردار اور پیشوا ہی اوسکی کتاب معانی الآثار اس باب مین حنفیون کی دستاویز ہے اور عبد البر علماء مالکیہ سے مقدم اوس جماعت کا ہی اور کتاب استذکار اور تمہید اوسکی اس باب مین اوسکی

لیکن جو حدیثین تفسیر و قرأت سے متعلق ہین وہ اوسمین نہین اسی سبب سے اوسکو جامع نہین کہتے
اور دوسری قسم احادیث کی مسانید ہی اور مسند محدثین کی اصطلاح مین وہ ہی کہ حدیثین صحابہ کی ترتیب
پر ذکر کرین موافق حروف تہجی کے یا موافق سابقہ اسلامیہ کے یا موافق شرافت نسب کے پس اگر
حروف تہجی پر جمع کرین تو حدیثین مرویہ ابو بکر صدیق رض مقدم لکہین اور احادیث اسامہ بن زید اور
انس بن مالک اور علی ہذا القیاس اور صحابہ کبار کی حدیثون سے مقدم لکہین گے اور اگر موافق
سابقہ اسلامیہ کے لکہین گے عشرہ مبشرہ کو مقدم لکہین گے اور خلفاے راشدین کو خلافت کی ترتیب
پر سب سے پہلے ذکر کرین گے اوسکے بعد اہل بدر و اہل حدیبیہ بعد ازان مسلمۃ الفتح اسکے بعد عورتین
صحابیین مذکور ہون گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتون پر مقدم رکہین گے اور بنات
مطہرات یعنی صاحبزادیون سے روایت احادیث واقع نہین ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء
زہرا رض سے اسلیئے کہ اکثر صاحبزادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو داخل بہشت ہوگئین
اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چھ مہینے آپ کے بعد دنیا مین رہین اور پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جا ملین تو روایت کی فرصت نہین پائی اور جو قبائل و نسب پر مسند ترتیب کرین
پہلے مسانید بنی ہاشم کی خصوصاً حسنین امیر المومنین حضرت علی رض کی کرین اسکے بعد جو قبیلہ
بہت قریب ہو نسب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے مقدم کرینگے تو احادیث
حضرت عثمان رض حضرت ابو بکر صدیق رض کی احادیث سے مقدم ہونگی اور حدیثین
حضرت ابو بکر صدیق رض اور طلحہ بن عبید اللہ رض کی مقدم ہونگی حضرت عمر بن الخطاب رض
کی حدیثون سے علی ہذا القیاس تیسری قسم معاجم ہین اور معجم محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے کہ
حدیثین شیوخ کی ترتیب پر ذکر کرین اور یہان بہی شیخ کی وفات کا تقدم اعتبار کرینگے
یا موافق حروف تہجی کے ترتیب دیتے ہین یا موافق فضیلت اور علم و تقوے کے تقدم
مین ترتیب کرتے ہین لیکن اکثر حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین اور معاجم ثلثہ طبرانی کی اسی
قسم سے ہین اور چوتہی قسم اجزا ہین اور جزو محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے جسمین ایک خاص
شخص کے مرویہ حدیثین جمع ہون خواہ وہ شخص خاص صحابہ کے طبقہ مین ہو یا اون کے بعد ہو
مثلاً جزو حدیث ابی بکر او جزو حدیث مالک و علی ہذا القیاس اس قسم کی بہت ہین۔

معاجم

جزو

اور اکثر انکو استفادہ جناب حضرت شیخ ابو طاہر مدنی قدس سرہٗ سے ہوا کہ وہ اپنے زمانہ کے یگانہ تہے
اس باب مین رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلافہ و مشائخہ اور حسن اتفاق سے ہے یہ امر کہ شیخ محمد ابو طاہر قدس سرہٗ
مسلسل سند صوفیون اور عارفون سے شیخ زین الدین ذکریا انصاری تک کہتے ہین اور وہ سند یہ
ہے کہ شیخ ابو طاہر نے اخذ کیا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے
اور انہون نے شیخ احمد شناوی سے اور انہون نے اپنے والد شیخ عبد القدوس شناوی سے
اور نیز شیخ محمد بن ابی الحسن بکری سے اور نیز شیخ محمد بن احمد رملی سے اور نیز شیخ عبد الرحمن بن عبد القادر
بن فہد سے اور ان سب نے بڑے مشائخ عارفین باللہ سے اور شیخ عبد القدوس نے شیخ ابن حجر
مکی سے اور شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اور ان دونون نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا
انصاری سے اور شیخ محمد بن بکری سے انہون نے اپنے والد عارف باللہ ابی الحسن بکری سے اور
انہون نے شیخ زین الدین زکریا اور اسی طرح محمد رملی نے اپنے والد سے اور زین زکریا سے
اور شیخ عبد الرحمن بن عبد القادر بن فہد نے اپنے چچا جار اللہ بن فہد سے انہون نے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اور نیز شیخ ابو طاہر قدس سرہٗ نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ و استفادہ کیا اور شیخ حسن عجیمی
شاگرد شیخ عیسیٰ مغربی کے یہہ شاگرد شیخ محمد بن علا بابلی کے یہہ شاگرد شیخ سالم سنہوری کے مین
اور سالم سنہوری نے شیخ نجم الدین غیطی سے حاصل کیا اور نجم الدین غیطی نے شیخ الاسلام زین
الدین ذکریا انصاری سے اخذ کیا اور نیز شیخ عیسیٰ مغربی نے بہت واسطون سے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اخذ کیا اور نیز حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے جو کہ اپنے زمانہ کے
بہت بڑے عالم تہے اخذ کیا اور شیخ احمد نخلی نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے
شہاب الدین خلیل سبکی سے اور انہون نے شیخ محمد مقدسی سے اور انہون نے شیخ
زین الدین زکریا سے اور نیز حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے
اخذ کیا اور یہہ شیخ احمد نخلی کے ہمعصرون مین سے تہے اور شیخ احمد نخلی کے مشائخ
سے اخذ کیا اور نیز شیخ ابو طاہر نے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی
سے الحاصل ہر ایک ان عزیزون مین سے دو واسطے یا تین واسطے سے طرق
کو شیخ [illegible] زین الدین زکریا اور شیخ جلال الدین سیوطی و شمس الدین

یادگار ہی کتب حدیث کے شراح بہت ہین کہ اونکے نامون کے اور اون کے کتابونکی شمار سو قت عجلت
مین ممکن نہین اور ہر ایک کے سخن کی اور ہی روش ہی مگر وہ سبا ہین چند شخصون سے آخذ و مستفید
مین جنکا ذکر ہوا تو اگر اس جماعت کی کتابین ہاتہہ آئین تو متاخرین کی تشویشات و تکلفات یاد رہ
کی کچہ حاجت نرہے اور احادیث کے معانی کی فہم اور اون کے درمیان جو تعارض ہے اُسکے دفع
کرنیکو حضرت والد ماجد قدس سرہٗ نے قواعد عجیبہ اور فوائد غریبہ لکہے ہین ان شاء اللہ تعالی
اگر فرصت حاصل ہوئی تو کچہ اوس سی نقل کرکے اوس برادر کیواسطے بہیجے جائینگے اور کتاب
المغیث فی مختلف الحدیث بہی نمونہ کو خوب ہی جب مطالب مقصود فصل اوّل سے فارغ ہوئے تو اب
دوسرے فصل کے مطالب سے مشغول ہوتے ہین **دوسری فصل علم حدیث کی سند کے ذکر مین** جاننا چاہیئے کہ اس فقیر نے اس علم کو مثل مصابیح و مشکوۃ و مسوّی شرح موطا کہ ان کی
تصنیف سی ہے و حصن حصین و شمائل ترمذی ان کی خدمت سے یعنی حضرت والد ماجد قدس سرہ
سے قراءۃً و سماعاً تحقیق و تفتیش کی ساتھ اخذ کیا ہے اور قدرے صحیح بخاری کہ اوائل سے ہی بطریق
درایت کے ان سی سُنا ہے اور صحیح مسلم اور صحاح ستہ النے سماع غیر منتظم رکھتا ہی اسطور کہ طالب علم انکے
حضور پڑھتے تھے اور یہ فقیر بھی حاضر ہوتا تھا اور انکی تحقیقات اور تنقیحات کو سُنتا تہا یہانتک کہ
بہت ملکہ معتبر حدیثون کے معانی سمجھنے مین اور سندون کے دقیقے دریافت کرنیمین اللہ تعالی کی
فضل سے حاصل ہو گیا اُسکے بعد بنا بر رسم ان کے یارون سے جیسے شاہ محمد عاشق رح پہلتی اور
خواجہ محمد امین ولی اللّٰہی رح سے بھی اجازت حاصل کے اور شاہ محمد پہلتی سماع اور قراءۃ مین شیخ محمد طاہر
قدس سرہ سی اور انکے سوا اور مشائخ حرمین محترمین سے انکی شریک و رفیق تہے اور حضرت والد ماجد
قدس سرہٗ نے اپنی ملک مین بعضی کتب حدیث مثل مشکوۃ و صحیح بخاری اپنے والد بزرگوار کیخدمت مین
بطریق درایت کے اس علم کو اخذ کیا تہا اور انکی سند بواسطہ میر محمد زاہد کے مُلّا جلال الدین دوّانی
کو پہنچتی ہے اور انکی سند حدیث ... انبا نموذج العلوم کی تفصیل سے مذکور ہے اور نیز
فقیر کے حضرت والد ماجد نے حاجی محمد افضل سے جو اس مُلک کے صاحب السند تہی اجازت حاصل
فرمائی تہی اور انکی سند بہی ان کے رسالونمین مذکور ہے آخر کو حضرت والد ماجد مدینہ منورہ مین
اور مکہ معظمہ مین بڑے بڑے اجلہ مشائخ حرمین سی اس علم کو پورا پورا اور کمال حاصل کیا

الی مہمات الاسناد مین مذکور ہین لیکن یہہ سند مسلسل ہے سماع و قراءت مین بخلاف اون
سندون کے کہ اون مین اکثر مقام فقط اجازت پر اکتفا کیا ہے صحیح البخاری حضرت شیخ
ابوطاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے
اور انہون نے شیخ ابوالمواہب احمد بن عبدالقدوس شناوی سے اور انہون نے شیخ
شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے شیخ الاسلام ابویحیی احمد زکریا بن
محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن علی بن حجر کنانی عسقلانی سے جو
صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری کے ہین اور انہون نے شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد
تنوخی سے اور انہون نے ابوالعباس احمد بن ابی طالب حجار یعنی حجر فروش سے اور انہون
نے شیخ سراج الدین حسین بن مبارک حنبلی زبیدی سے اور زبید ایک شہر مشہور ہے یمن
مین دریاے شور کے کنارے پر اور انہون نے ابوالوقت عبدالاول بن عیسی بن شعیب
سجزی ہروی سے اور انہون نے ابوالحسن عبدالرحمن بن مظفر بن محمد بن داؤد داؤدی
سے اور انہون نے ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسی سے اور انہون نے ابوعبداللہ محمد بن یوسف
بن مطر بن صالح بن بشر الفربری فربر بکسر فاء و فتح راء و سکون باے موحدہ ایک گانون
ہی توابع بخارا سے اور یہ محمد بن یوسف بڑے شاگرد رشید ہین بخاری کے اور نسخہ بخاری انکی طرف سے مشہور ہوا ہے
اور شہرت پائی ہے اور انہون نے صاحب کتاب ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری جعفی مولی الجعفیین
بالولاء سے بردزبہ بفتح باے موحدہ اور سکون راء اور کسر دال مہملتین اور سکون زاے معجمہ
اور فتح باے موحدہ اوسکے بعد ہاے لغت پہلوی قدیم ہے بمعنی کارندہ اور مزارع جعفی
جیم کا ضمہ عین ساکن مہملہ اور فا یہہ سند مسلسل ہے سماع مین اول سے آخر تک صحیح مسلم حضرت
شیخ ابوطاہر نے اسے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابراہیم کردی سے اخذ کیا اور انہون نے
شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن خلیل سبکی سے اور انہون نے
نجم الدین غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ ابن حجر
عسقلانی سے اور انہون نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے شیخ
فخرالدین ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد مقدسی سے جو ابن البخاری مشہور ہین

سخاوی و عبد الحق سنباطی و سید کمال الدین محمد بن حمزہ الحسینی کو پہنچتے ہین اور ہر ایک ان ائمہ کرام مین
سے حافظ اور اپنے وقت کے مستند تھے اور ان کی تصنیفین دائر و سائر اور انکی سندین آفاق
مین مشہور و معروف ہین اب چند کتابین بطریق نمونہ کے لکھی جاتی ہین اور باقی اسانید متنوعہ
و وجوہ متکثرہ ہر ایک کتاب کے کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد جو تصنیف حضرت والد ماجد قدس
سرہ کی ہے اسکو حوالہ کیا جائے **کتاب الموطا** والد ماجد نے تمامہ شیخ محمد وفد اللہ مکی
پر گذرانی اور انہون نے اپنے والد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی پر اور سند شیخ ابن سلیمان کی
کتاب صلۃ الخلف مین مذکور ہے اور نیز شیخ محمد وفد اللہ نے یہہ کتاب شیخ حسن عجیمی سے حاصل کی
اور شیخ عبد اللہ بن سالم البصری سے اخذ کی اور ان دونون بزرگوارون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے
اور انہون نے شیخ سلطان محمد بن احمد مزاحی سے اور مزاحہ ایک گاؤن ہے زاے منقوطہ کی تشدید
سے متعلق مصر کے اور شیخ سلطان نے شیخ احمد بن خلیل سبکی سے اور سبکہ ایک گانون ہے مصر مین
اور انہون نے شیخ محمد نجم الدین بن احمد غیطی اور غیطہ بھی ایک مصر کا گانون ہے اور انہون نے
شیخ شرف الدین عبد الحق بن محمد سنباطی سے اور انہون نے شیخ ابو محمد حسن بن محمد بن
ایوب حسنی نسابہ سے اور انہون نے اپنے چچا حسن بن ایوب نسابہ سے اور انہون نے ابو عبد اللہ
محمد بن جابر وادیاشی سے اور وادیاش ایک شہر کا نام ہے مغرب مین اور انہون نے شیخ ابو محمد
عبد اللہ بن محمد بن ہارون قرطبی سے اور قرطبہ بضم قاف و طاے مہملہ و باے موحدہ ایک شہر
ہے اندلس مین اور انہون نے قاضی ابو القاسم شیخ احمد بن یزید قرطبی سے اور انہون نے شیخ محمد
بن عبد الرحمن بن عبد الحق خزرجی قرطبی سے اور انہون نے شیخ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع سے
اور انہون نے قاضی ابو الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث صفار سے اور انہون نے ابو عیسیٰ یحییٰ
بن عبد اللہ بن یحییٰ سے اور انہون نے اپنے باپ کے چچا عبید اللہ بن یحییٰ سے اور انہون نے اپنے باپ
یحییٰ بن یحییٰ لیثی مصمودی اندلسی سے جو بڑے شاگردون سے حضرت امام مالک رح کے تھے
اور ان کے مذہب کے رواج کے وہ باعث ہوئے مغرب زمین مین اور یحییٰ بن یحییٰ نے یہہ کتاب
امام مالک سے اخذ کی اور صاحب نسخہ وہی ہین اور مصمودہ ایک قبیلہ کا نام ہے بربر سے جو مغرب
زمین مین رہتے ہین اور سوا اس سند کے اس کتاب کی اور بہت سندین بھی ہین جو کتاب الارشاد

کاف کے فتح اور رائے مہملہ کے ضمہ سے تخفیف سے نواحی ہرات مین ایک شہر ہے اور یہ شیخ
ابو الفتح صاحب نسخہ ترمذی ہے اور انہون نے قاضی ابو عامر محمود بن قاسم بن محمد ازدی سے
اور انہون نے شیخ ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الجراح جراحی مروزی سے نسبت
ہے طرف مرو شاہجہان کے جو ایک شہر مشہور ہے خراسان مین اور انہون نے ابو العباس
محمد بن احمد بن محبوبی مروزی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابو عیسی محمد بن عیسی
بن سورہ بن موسی ترمذی رحمہ اللہ سے۔ سنن صغری نسائی حضرت شیخ ابو طاہر نے
شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہون نے شیخ عبد القدوس
شناوی سے اور انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے
شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ عز الدین بن عبد الرحیم بن محمد بن
الفرات سے اور انہون نے عمر ابن ابی الحسن مراغی سے اور انہون نے فخر الدین بن
البخاری سے اور انہون نے ابی المکارم احمد بن محمد لبان سے نسبت ہے طرف عمل لبنہ کے
اور انہون نے ابو علی حسن بن احمد حداد سے اور انہون نے قاضی ابو نصر بن احمد بن حسین
کسار سے اور انہون نے حافظ ابو بکر عرف ابن السنی احمد بن محمد بن اسحق دینوری سے جو بڑے
عمدہ محدثین سے ہین اور کتاب المجالسۃ الدینوری انکی تصنیفات سے ہے اور انہون نے مؤلف
کتاب حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی سے نسبت ہی نسا کی طرف کہ ایک
شہر مشہور ہے خراسان مین قریب ابیورد کے۔ سنن ابن ماجہ اوس سند سے ہے جو سنن
نسائی مین مذکور ہوئے شیخ زین الدین زکریا تک اور انہون نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے
اور انہون نے ابو الحسن علی بن ابی المجد دمشقی سے اور اونہون نے ابی العباس حجار سے
اور انہون نے انجب بن ابی السعادات سے اور انہون نے حافظ ابو زرعہ طاہر بن محمد
بن طاہر مقدسی سے اور انہون نے فقیہ ابی منصور محمد بن الحسین بن احمد مقومی القزوینی سے اور انہون نے
ابو طلحہ قاسم بن منذر خطیب سے اور انہون نے ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر القطان سے
اور انہون نے مؤلف الکتاب ابو عبد اللہ محمد بن یزید عرف ابن ماجہ قزوینی بفتح قاف و سکون
زائے معجمہ ایک شہر مشہور کا نام ہے عراق عجم مین اور ماجہ لقب ہی والد کا ابو عبد اللہ کے

سند سنن صغری نسائی

سند سنن ابن ماجہ

اور انہون نے شیخ ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی سے اور انہون نے فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن احمد فراوی سے اور انہون امام ابو الحسین عبد الغافر بن محمد فارسی سے اور انہون نے ابو احمد بن محمد بن عیسیٰ جلودی نیشاپوری سے اور انہون نے ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ جلودی سے نسبت ہی طرف جمع جلد کے اسلئے کہ یہہ نیشاپور مین جلودیون کے محلہ مین رہتے تہے اور انہون نے مؤلف کتاب ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری سے سنن ابی داؤد کو حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ کیا اور انہون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن خفاجی سے اور انہون نے بدر الدین حسن کرخی سے جو مسند وقت تھے اور انہون نے حافظ ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اور انہون نے شیخ محمد بن مقبل حلبی سے اور انہون نے شیخ صلاح الدین بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے ابو الحسن فخر الدین علی بن محمد بن احمد ابن البخاری سے اور انہون نے مسند الوقت ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے دو بزرگوار شیخون سے ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی سے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی سے نسبت ہی دومۃ الجندل جو موضع ہے حد شام و عراق مین فاصل جسمین قصہ تحکیم کا ہوا ہے اور ان دونون شیخون نے حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے جو صاحب تاریخ بغداد مین اور علم حدیث مین بیشمار تصانیف رکھتے ہین اور انہون نے ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے اور انہون نے ابو علی محمد بن احمد لؤلؤی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جامع ترمذی حضرت شیخ ابو طاہر نے حضرت شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے اور انہون نے شیخ نجم الدین محمد غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا بن محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ عز الدین عبد الرحیم بن محمد بن فرات قاہری حنفی سے اور انہون نے محمد بن ابی الحسن مراغی سے مراغہ بفتح میم ایک شہر ہی مشہور ولایت ایران مین اور انہون نے شیخ فخر الدین ابن البخاری سے اور انہون نے شیخ عمر بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے شیخ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سہل کروخی سے کروخ

سنن ابو داؤد

جامع ترمذی

اگر وہ راوی منفرد ہے اوس حدیث مین اوسکا اعتبار نکرنا چاہیئے اور اگر اور بھی روایت کرین قبول کرنا چاہیئے اور اوسکی توجیہ وتاویل مین فکر کرنا چاہیئے تیسرے یہہ کہ ایسی چیز روایت کرے کہ سب مکلفین پر اوس کی معرفت اور اوس پر عمل فرض ہو اور وہ اس روایت مین منفرد ہو یہہ بڑا قرینہ قوی ہے حدیث کی وضع اور کذب پر چوتھے یہہ کہ وقت وحال قرینہ ہو اوس کے کذب پر جیسے غیاث ابن میمون کو اتفاق ہوا کہ مہدی خلیفہ عباسی کے مجلس مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تھا تو حدیث روایت کی کہ لَا سَبَقَ اِلَّا فِی خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ جَنَاحٍ لفظ جناح اپنے طرف سے بڑھا دیا مہدی کی خوشامد کی واسطے۔ پانچوین یہہ کہ مقتضی عقل وشرع کے مخالف ہو اور شرع کے قواعد اوس کی تکذیب کرین جیسے قضاے عمری اور اوس کے مانند اور جیسی روایت کرین لَا تَاکُلُوا الْبِطِّیْخَ حَتّٰی تَذْبَحُوْہُ چھٹے یہہ حدیث مین قصہ ہو امر حسی وحتی سے ایسا کہ اگر وہ فی الحقیقت متحقق ہوتا تو ہزارون آدمی اوس سے نقل کرتے اوسکی مثال جیسے کوئی کہے کہ آج جو جمعہ کا روز ہے خطیب کو برسر منبر مار ڈالا اور اوسکی کھال اوتار ڈالی حالانکہ وہ ہی راوی اس قصہ مین منفرد ہو اور کوئی دوسرا روایت نکرے ساتوین رکاکت لفظ ومعنی کی مثلاً ایک لفظ روایت کرے کہ عربیت کے قواعد سے درست نہو یا ایسے معنی جو مناسب شان نبوت اور وقار کے نہون آٹھوین افراط وعید مین سخت گناہ صغیرہ پر یا افراط وعدہ مین بہت بڑے قلیل عمل پر جیسے مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَلَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ وَفِیْ کُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ وَفِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃٍ بلکہ اس طرح کی حدیثون کو خواہ ثواب مین ہون خواہ عذاب مین موضوع چاہیئے پہچاننا۔ نوین یہہ کہ قلیل عمل پر ثواب حج وعمرہ کا ذکر کرین دسوین یہہ کہ کسیکو عاملان خیر سے انبیا کے ثواب کا وعدہ کرے یا کہے کہ ثَوَابُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا اور اسی کی مانند۔ گیارہوین یہہ کہ خود اقرار کیا ہو حدیث وضع کرنے کا جیسے نوح بن ابی عصمت کو واقع ہوا کہ فضائل قرآن مین سورہ سورہ کی حدیثین وضع کین اور

نہ لقب اون کے جدکا نہ اونکی مان کا اور جیم کی تخفیف سے پڑہنا چاہیئے نہ تشدید سے اور واقع ہوئی مین اس مین بہت غلطیان ۔ مشکوۃ المصابیح حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کُردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شنّاوی سے انہون نے سید غضنفر بن سید جعفر نہروالی سے انہون نے شیخ محمد سعید عرف میر کلان سے جو اپنے وقت مین شیخ مکّہ تھے انہون نے سید نسیم الدین میرک شاہ سے انہون نے اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء الله بن سیّد غیاث الدین فضل الله بن سیّد عبد الرحمن سے انہون نے اپنے چچا عالیمقدار سیّد اصیل الدین عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین یحیی شیرازی حسینی سے انہون نے مسند وقت و محدّث عصر شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم جیرہی صدیقی سے انہون نے علامۂ عصر امام الدین مبارک شاہ ساوجی صدیقی سے انہون نے مؤلف کتاب ولی الدین محمد بن عبد الله بن خطیب تبریزی سے حصن حصین حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کُردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شنّاوی سے انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے انہون نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے انہون نے حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکّی سے انہون نے مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی سے زاد الله فی درجاتہم وافاض علینا من برکاتہم ٭ آمین

خاتمہ کذب ووضع کی علامتون مین

جاننا چاہیئے کہ حدیث کی وضع اور کذب راوی کی علامتین کئی چیزین ہین اوّل یہہ کہ تاریخ مشہور کے خلاف روایت کرے جیسے یون روایت کرے کہ عبد الله بن مسعود نے جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبد الله بن مسعود نے حضرت عثمان رض کے عہد خلافت مین وفات پائی ہے اور اسی قسم سے ہے یہہ شعر **شعر** درجمل چون معاویہ بگریخت ٭ خون خلقے بسے بہ بیہدہ ریخت ٭ اس قسم کے موضوعات تو ادنیٰ تأمل و تتبع سے پہچان سکتے ہین دوسرے یہہ کہ راوی رافضی ہو اور صحابہ کے طعن مین حدیث روایت کری یا ناجی ہو اور اہل بیت کے مطاعن مین حدیث روایت کرے اور علی ہذا القیاس لیکن یہان تأمل کرنا چاہیئے

اونہون نے بسبب اپنے یقین و اعتقاد کے خواب اور معاملہ پر اوسے مبہم روایت کردیا
اور لوگون نے جانا یہہ واقعی وہ حدیث ہے جو از راہ ظاہر انکو پہنچی ہے ابو عبدالرحمن
سُلمی اور اور صوفیون کو جو مذاق حدیث سے آشنا تھے اس علت سے تہمت لگائی ہے
اور اون کی روایت کو مقام اعتبار سے نکال دیا ہے اور فرقہ بادشاہون اور خلفا کے
اور اُمرا کے مصاحب جو تھے اونہون نے اونکی خاطرداری اور اونکو خوش کرنے کو حدیثین
وضع کین اور اپنا دین دنیا کے بدلے بیچ ڈالا اور ایک فرقہ نے بے قصد و ارادہ کے
حدیث وضع کی اوسکی صورت یہہ ہوئی کہ انہون نے غفلت و توہم کے سبب کوئی کلام
سُنا کسی صحابہ یا تابعی یا صوفی کا یا کسی حکیم کا حکماے سابقین مین سے اونسبت پیغامبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اس گمان سے کہ یہہ کلام یا حکمت سواے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کا نہین اور اس فرقہ کی حد نہایت ہی نہین اکثر عوام اس بلا مین
مبتلا ہوتے ہین واللہ الموفق اما بعد جو کچھہ اس رسالہ مین مذکور ہوا
[illegible] کو کفایت کرتا ہے اور ان مطالب کی تفصیلون کو بہت دفتر چاہئین
اور [illegible] نواح و ہر شہر مین تھے
مین ملکہ [illegible] فہم کا اور ذہن کی استقامت اور طبیعت کی
سلامتی اور خطا پر مائل نہونا اور صواب کو ادنی تنبیہ سے
قبول کرنا بڑی نعمت عظمی ہے حق تعالی مین اور
ان بہائی کو ان امور سے بہرہ مند کرے ورنہ علم و
عمل کے مدعا عالم مین بہت ہین اور جو کمیاب
ہین وہ یہی امور ہین شعر چہ خوش
گفت دانا کہ دانش بسیار است
ولیکن پراگندہ و با
ہر کسی است

اونکو رواج اور شہرت دی کما ذکرت فی البیضاوی فی آخر کل
سورۃ تو جب اوسکو پکڑا اور اوسکی سند کی تصحیح کا سوال کیا تو اقرار کیا کہ ان احادیث
کے وضع کرنے مین میری نیت خیر ہے وہ یہہ ہے کہ مین نے لوگون کو جو دیکھا کہ قرآن
شریف پڑھنے سے مُنہ پھیر لیا ہے اور جو علم اور ہین مثل تواریخ و سیر و فقہ ابی حنیفہ
رحمہ اللہ تعالی اون سے مشغول ہوئے ہین تو لوگون کے ترغیب کو ان احادیثون کو مینے
وضع کیا ہے کہ علوم قرآن کی طرف رغبت کرین اور ثواب کے اعتقاد سے قرآن شریف
کی تلاوت و درس سے مشغول ہون اور اوس کا یہہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اسلئے کہ صحیح
حدیثین جو قرآن شریف کے فضائل مین ہین ترغیب کو کافی ہین اور اسی طرح تنباکو و حقہ
اور قہوہ کے حق مین بہت حدیثین وضع کی ہوئی ہین جنکی سستی الفاظ و معانی کی ظاہر
و باہر ہے اور حدیثین وضع کرنے والی بہت گذری ہین اور اونکی غرضین بھی طرح طرح
کی اور بہت ہین زندیقون کا فرقہ جو شرایع کے باطل کرنے کو اور شرع کے ہونے
تہکم و تمسخر کرنے والی ہین جیسے ابن راوندی جو وضع حدیث ہے الباذنجان لما
اکل لہ اور اوس کی غرض شریعت سے تمسخر ہے تعریض کرتا ہے اس حدیث شریف
سے القرآن لما قرئ لہ وماء زمزم لما شرب لہ سے اور کہا ہے کہ زنادقہ
کی موضوع حدیثین چودہ ہزار شہرت کو پہنچی ہین اہل بدع وہوا کہ اپنے مذہب کی نصرت
اور مخالف کے مذہب کی طعن کے واسطے اس امر کے مرتکب ہوئے ۔ روافض اور نواصب
و کرامیہ اس عمل مین سب سے سبقت لیگئے اور خارجی اور معتزلہ اور زیدیہ اس امر شنیع
کے اس قدر مرتکب نہین ہوئے اور فرقہ نے جو علم حدیث کا مایہ نرکہتی تھے جب دیکھا کہ
محدثین کے بڑی تعظیم و توقیر ہے تو چاہا کہ آپ بھی اس فن مین داخل ہون تو اونہون
نے یہہ بری صنعت اختیار کی جیسے ابو البختری وہب ابن وہب القاص اور سلیمان
بن عمر النخعی اور حسین ابن علوان اور اسحق ابن نجیح اور غالباً یہہ فرقہ وعظ و تذکیر
مین مشغول تھے ایک فرقہ جو اہل زہد و عبادت و دیانت کا تہا اونہون نے جو ابواب
مین یا معاملہ مین کچھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یا ائمہ اطہار کی زبان سے سنا

اور مسند بزار - مسند ابن جریر - اور اسکے تہذیب الآثار اور تفسیر القرآن اور تاریخ اور تفسیر
ابن مردویہ اور ایسے ہی مین باقی تفسیرین اور طبرانی کے تینون معجم کبیر و اوسط اور صغیر
اور سنن دارقطنی اور غرائب دارقطنی - اور حلیہ ابی نعیم - اور سنن بیہقی اور اوس کے
شعب الایمان اور چوتھی رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمین جب حدیثین ملین تو اون کو
ضعیف کہا جاے جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی کے اور تاریخ الخلفا اور تاریخ ابن النجار اور دیلمی کے
مسند الفردوس - اور عقیلی کی کتاب الضعفاء - اور ابن عدی کی کامل - اور تاریخ خطیب
بغدادی - اور تاریخ ابن عساکر اور پانچوین رتبہ کی وہ کتابین ہین جنسے موضوعات
معلوم ہوتی ہین - جیسے موضوعات ابن جوزی اور تنزیہ الشریعہ
اور موضوعات شیخ محمد طاہر نہروالی وغیرہ

یہہ چند سطرین لکھین فقیر
عبد العزیز دہلوی عفی عنہ
نے

تراجم البخاری
رسالہ سیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
امابعد کہتا ہے امیدوار رحمت خداے کریم کا ولی اللہ بیٹا عبد الرحیم کا اللہ تعالی
دونو پر رحمت کرے کہ پہلے جو محدثین نے علم حدیث شریف مین کتابین تصنیف کین تو چار فنون
مین جدا جدا تصنیف کین ایک تو فن سنت مین جسے فقہ کہتے مین جیسے موطا مالک اور جامع سفیان

فیما یجب حفظہ للناظر
رسالہ دوم

یہ رسالہ دو فیما یجب حفظہ مشہور ہے جسکا یاد کرنا حدیث شریف پڑھنے والونکو بہت ضرور ہے

یا فتاح

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ حدیث شریف کی کتابین پڑھنے والی کو لازم ہے۔ حفظ کر لینا۔ اور یاد رکھنا۔ اس امر کا کہ جو کتابین
احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف ہین۔ اونکے پانچ مراتب ہین۔ ایک تو
اوس رتبہ کی ہین جنمین فقط صحیح صحیح حدیثین ہین۔ اونمین ایسی حدیثین نہین ہین۔ جن کو
ضعیف کہہ سکین اور موضوع کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ جیسے مؤطا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
صحیح ابن حبان اور صحیح حاکم اور مختار ضیاء مقدسی کے اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور
صحیح ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی اور دوسری اس رتبہ کی ہین جنمین ایسی حدیثین ہین جو اخذ
کی صلاحیت رکھتے ہین جیسے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مسند احمد بھی کیونکہ جو اسمین ضعیف
حدیثین ہین وہ بھی حسن کے قریب ہین۔ ایسا ہی فرمایا ہے ہماری بڑے شیخ ولی اللہ محدث
دہلوی نے۔ اور اکثر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نسائی بھی اسی قسم سے ہے اور تیسرے رتبہ
کی وہ کتابین ہین جنمین ہر نوع کے حدیثین ہین حسن۔ اور صالح۔ اور منکر۔ وہ جیسے
سنن ابن ماجہ۔ اور مسند طیالسی۔ اور زیادات ابن احمد بن حنبل کے۔ اور مسند عبد الرزاق
اور مسند سعید بن منصور۔ اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ۔ اور مسند ابو یعلی موصلی۔

ہر ایک ترجمہ پر دلالت کرتی ہی پھر ایک حدیث مین اور بھی فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے - سوا اوس فائدہ
کے جسپر ترجمہ کیا ہے تو وہ اوس حدیث پر علامت کیواسطے لفظ باب سے اشارہ کرتا ہی اور اوسکی
یہہ غرض نہین - کہ پہلا باب پورا ہو چکا اور دوسرا باب براسہ شروع ہوا اوسکا حال ایسا ہی جیسے
اہل علم کسی ضروری فائدہ پر لفظ تنبیہ یا لفظ فائدہ یا لفظ قف لکھدیا کرتے
ہین اوسکی مثال جیسے اوسنے لکھا کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالی وبث فیہما من کل
دابۃ پھر بعد سطر کے کہا باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال اور اس حدیث کو اوسکی
سند کے ساتھ اخراج کیا - پھر ذکر کیا - والفخر والخیلاء فی اہل الخیل پھر اور پھر وہ ذکر کیا
جسمین غنم کا ذکر ہی نہین - تو گویا اوسنے آگاہ کیا کہ اس حدیث کے باب مین داخل کرنے سے ایک
اور فائدہ ہی غنم کی تعریف و ثنا سے - اور کبھی وہ لفظ باب کو لکہتا ہی بجاے اس قول محدثین کے و
بہذا الاسناد اور یہ وہان جہان دو حدیثین ایک اسناد سے آئی ہین جیسے ح اوس جاے لکتے ہین
جہان ایک حدیث دو اسناد سے ہوتی ہی اسکی مثال جیسے باب ذکر الملئکۃ اسمین طول دیا ہی کلام کو
یہانتک کہ اخراج کیا اس حدیث کو الملئکۃ یتعاقبون ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنہار -
بروایۃ شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ پھر لکھا باب اذا قال احدکم امین و
الملائکۃ فی السماء امین فوافقت احدہما الاخری غفرلہ ما تقدم من ذنبہ پھر اخراج کی
یہ حدیث ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ پھر اور پھر اور جنمین آمین نہین مگر بعد بہت حدیثون کے
اسمعیلی نے کہا ہی کہ موضع باب وبہذا الاسناد کے گویا وہ اشارہ کرتا ہی لفظ باب کیطرف سے اور بہذا
الاسناد کی نشانی ہے - اور بعضی جاے وہ ترجمہ کرتا ہی بعضے لوگون کا مذہب اور بعضی قریب
ہین کہ اوسطرف جائین یا ترجمہ کرتا ہی ایسی حدیث کا جو اوسکی نزدیک ثابت نہین ہوئی پھر ایسی حدیث
لاتا ہی جو دلالت کرے اوس مذہب کے خلاف پر اور حدیث پر یا اپنی عموم کے سبب - یا کسی اور سبب سے
اور کبھی وہ بہت ترجمون مین اہل سیر کے طریقہ پر چلا جاتا ہی انکے استنباط پر خصوصیات وقائع و
احوال کے اشارات سے طرق حدیث کے اور اکثر فقیہ کو تعجب آتا ہی اس امر سے - بسبب اوسکے
مشق و کوشش و مارست ہونیکے فن سیر سے - لیکن اہل سیر کو ان خصوصیات پہچاننے کی بہت
کوشش ہے - اور کہین وہ عادت ہونیکا قصد کرتا ہی کہ مسئلہ مطلوبہ پر حدیث یاد کرے -

اور دوسری فن تفسیر مین جیسے کتاب ابن جریج - اور تیسری فن سیر مین جیسے کتاب محمد بن اسحاق
اور چوتھی فن زہد ورقاق مین جیسے کتاب ابن المبارک - تو بخاری نے یہ چاہا کہ چارون فنون کو
ایک کتاب مین جمع کرے اور فقط وہ ہی حدیثین جمع کرے جنکو اوس سے پہلی علمانے اور اوسکے زمانہ کے
علمانے صحیح مانا ہے اور اوس نے فقط حدیثین مرفوع مسند اپنی کتاب مین جمع کی ہین اور وہ
جو اوسکی کتاب مین آثار وغیرہ آئے ہین وہ اصالتاً نہین آئین تبعاً آئی ہین اور اسی لیئے
اوسنے اپنی کتاب کا نام جامع صحیح مسند رکھا ہے اور نیز اپنی کوشش کو صرف کیا ہے کہ مسائل نکالے
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - تو اوسنے بہت مسائل مفید نکالے ہین ہر حدیث
سے - اس سے پہلے کسی نے یہہ امر نہین کیا یہہ سبقت اوسی کے واسطے ہے - مگر اوس نے
یہہ مستحسن اور اچھا جانا کہ حدیثون کو ابواب مین جدا جدا لائے اور سر استنباط کو تراجم مین
ابواب کے لکھا ہے اور سب تراجم ابواب اوسکے بہت قسم ہین - کوئی اون مین سے یون ہے
کہ وہ ترجمہ کرتا ہے ایسے حدیث مرفوع کا جو اوسکی شرط کے موافق نہین - اور ذکر کرتا ہے باب
مین ایسی حدیث جو شاہد ہو اوس حدیث کے بموجب اوسکے شرط کے - اور کہین وہ ترجمہ کرتا ہے
اوس مسئلہ کا جو اوسنے استنباط کیا ہے حدیث سے کسی طور کے استنباط سے نص سے یا اشارہ سے
یا عموم یا ایما یا مضمون ومعانی حدیث سے - اور کسی جائے وہ ترجمہ کرتا ہے ایک مذہب کا جسکی طرف
اوس سے پہلے کوئی گیا ہے اور باب مین ذکر کرتا ہے وہ حدیث جو کسی نحو اوسپر دلالت کرے یا شاہد ہو
قطع نظر اس سے کہ اوس مذہب کو ترجیح دے تو کہتا ہے باب من قال کذا اور کبھی ترجمہ کرتا ہے
اوس مسئلہ کا جسمین مختلف حدیثین ہین تو وہ حدیثین اوسکے مختلف ہونے پر لاتا ہے تا کہ قریب فقیہ
اسکے بعد وہ مسئلہ - اوسکی مثال جیسے باب خروج النساء الی البراز اسمین دو حدیثین
مختلف جمع کی ہین اور بعضی جائے دلیلونمین تعارض ہوتا ہے اور بخاری کے نزدیک ایک وجہ
تطبیق کی ہوتی ہے اون دونون مین سے کہ ہر ایک اپنی محل پر حمل کیجاتی ہے - تو بخاری ترجمہ کرتا ہے
اوس محمل کا تا کہ اشارہ وجہ تطبیق معلوم ہوجاے - اوسکی مثال ہے باب خوف المومن ان
یحبط عملہ وما یحذر من الاصرار علی التقاتل والعصیان اسمین ذکر کی حدیث سباب
المسلم فسوق وقتالہ کفر - اور کسی ترجمہ مین جمع کرتا ہے ایک باب مین بہت ایسی حدیثین کہ

ارشاد الی مہمّات علم الاسناد

رسالہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمیع حمد و ثنا اُس خداوند کریم کو جسنے اپنی فضل عظیم سے اس اُمّت مرحومہ کو فضیلت عظیم سے خاص فرمایا
وہ کیا ہی حفظ اسناد اور جسے چاہا اُسے اُسمین بلندی عنایت کی اور وسعت طرق امداد فرمائی
اور صلوٰۃ اور سلام اُس سید الانبیا پر جو اللہ کی طرف سے ہادی ہے اور پیشوا - اور اُسکے سوا
سب آل و اصحاب پر جو دین مین مقتدا - وہی ہین اسلام کے زینت افزا - اور سعادت کا
حصہ اُنہین کو بہت ملا - اسکے بعد خادم حدیث رسول کریم - محتاج رحمت خدائے عظیم - احمد
مشہور **ولی اللہ** بن عبد الرحیم دہلوی کہتا ہے اللہ اُسپر اور اُسکے مشائخ اور والدین پر رحمت
کرے کہ اس رسالہ کا نام **ارشاد الی مہمات علم الاسناد** ہے اہل عصر کے اس قسم کی
احتیاج کے باعث اسکی تالیف کیا کیونکہ یہ علم اسناد ہمارے زمانہ مین نسیاً منسیاً ہوگیا ہے اور قریب ہے کہ
اہل زمانہ اس علم کی فضیلت کی جہالت کے باعث اسے بیکار سمجھین اور بیفائدہ جانین - اس
رسالہ کو ایک مقدمہ اور کئی فصلون پر مرتب کیا ہے **مقدمہ** جس شے کو دوسرے کی خبر دینے سے
تم جانتے ہو اُسمین اور تم مین کوئی طریق ضرور ہے کہ یا وہ مخبر ایک ہوگا یا ایک سے زیادہ اور اس ایک مخبر
یا زیادہ مخبرون کیلئے جو خبر دین اسکے لیئے کوئی وجہ ضرور ہے - اپنے صاحب سے سُنا ہو یا عرض کیا ہو یا
لکھا وغیرہ ہو - تو جب تمنے بیان کر دیا طریق اور وجہ تو تمنے اسناد کیے اور تمہاری بات قابل سند ہوئے
اور جس وقت تمنے بیان چھوڑ دیا تو غافل ہے اور ہماری غرض اس رسالہ مین اُن طریقون کے ذکر
سے ہے جن سے ہمین احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنچین اور فائدہ اسناد کی حفظ سے

اور طالب حدیث کو اس نوع کی ہدایت کرتا ہے اوسکی مثال جیسے باب ذکر الصواع - باب
ذکر الحناط اور بیشک بخاری نے تراجم الابواب مین بہت علم تفریق کیا اور بیان کیا ہے - غریب
القرآن کی شرح کا - اور آثار صحابہ کا ذکر اور تابعین کا - اور مشکل حدیثون کا اور کبھی ذکر کرتا ہی
ایسی حدیث کہ وہ بنفسہ ترجمہ پر ہرگز دلالت نہین کرتی لیکن اوسکے طریقے مین اور بعضے
طریقہ ترجمہ پر دلالت کرتے مین اشارتاً یا عموماً - اور تحقیق اشارہ کیا ہے حدیث کے ذکر کرنے
سے اس امر پر کہ اوس حدیث مین اصل صحیح ہے کہ وہ تاکید کرتی ہے اوس طریق کے اور ایسے امر
سے سوائے بڑے ماہر محدث کے اوردون کو نفع نہین ہوتا - اور اکثر وہ ترجمہ کرتا ہی ایک امر
ظاھر قلیل فائدہ کا مگر جب اوسے غور کرنے والا خوب غور وتحقیق کرے تو بہت فائدہ کا
ہے جیسے اوسکا قول باب قول الرجل ما صلینا تو حال یہ ہے کہ اوسنے اشارہ کیا ہی
جو اوسے مکروہ جاننے اوسکے رد کا - مین کہتا ہون کہ یہ اکثر تعقبات ہی عبد الرزاق اور
ابن ابی شیبہ کے تصنیفون کے ترجمون پر یا شواہد آثار پر جو روایت کیے گئے ہین صحابہ اور تابعین
سے انکی تصنیفون مین - اور ایسے مطلبون سے نفع اوسیکو ہی جسکو اوسکی تصنیفات مین مہارت ہو
اور جو انکی تصانیف مین ہے اوس سے آگاہ ہو - اور اکثر استخراج کرتا ہے ایسی آداب جو سمجھی
گئے ہین بالقول کتاب وسنت سے - ایک طرح کے استدلال اور اون عادتون سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تہین اور ایسی باتین اوسیکو ادراک ہوتی ہین جسنے کتب آداب
کی فراولت کی ہو اور عقل کے گھوڑونکو آداب قوم مین جولانی دی ہو پہر اوسکے واسطے سنت سے
اس طلب کرے اور اکثر یہ بات ہی کہ شواہد حدیث آیات سے لاتا ہی اور شواہد آیہ احادیث کی ظاہر ہین
یا واسطے تعیین کرنے بعضی احتمال کے نہ اور احتمال کے - تو ہوتا ہی محدث کا قول - کہ اس عام سی مراد
مخصوص ہی - اور اس خاص سے مراد عموم ہے - اور علی ہذا القیاس اور ایسی باتین نہین دریافت
ہوئین مگر بڑے تیز ذہن اور قلب حاضر سے پس یہ ایسا مقدمہ ہی جسکا حفظ کرنا نہایت
ضرور ہے - اور تیرے جو چاہے بخاری پڑھے اور اوسی سمجھے

الحمد للہ اولاً وآخراً ناظراً

تمت

ایک رسالہ ہی جسمین اُسنے آپ اپنی اسانید متفرقہ جمع کی ہین یا اُسکے وسطی اُو ڈسلنے کی ہین بہت علمومین سو **سند بابلی** کی یون ہے مجکو اجازت ہی اُن سب کی جو اُنکی منتخب الاسانید مین ہین جسکو اُنکے وسطی شیخ عیسی لنے جمع کیا۔ ہمارے شیخ ثقہ امین ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی نے۔ اُنکو اجازت ہی اپنے والد سے اور اُن تین مشائخ سے جنکے نام اُنکے والد کے بعد مین اُن سبکو بابلی سے ہی اور **شیخ عیسی کی سند** مجکو مقالید الاسانید اُنکی تالیف عنایت کی ہمارے شیخ ابو طاہر نے اور جو اُسمین ہی سبکی اجازت دی اور شیخنا ابو طاہر کو اجازت اُن چارون مذکورین سے ہی **سند ابن سلیمان** صلۃ الخلف جو اُنکی اوس سب کی اجازت دی شیخنا ابو طاہر نے اُنکی روبرو کتاب کی راہ سے **ح** اور اجازت دی اُس سبکے جو اُسمین ہے ابن سلیمان کے بیٹے محمد وفد اللہ نے اپنے والد کیطرف سے **ح** اور مجھی اجازت دی اُس سبکی سید عمر بن نبت شیخ عبد اللہ بن سالم نے اپنے دادا سے اُنکو اُون سے ہی اور **سند کردی** اُنکی تالیف جمیع الاہم کی خبر دی مجکو شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے سماع اور اُون سے پڑھنے کی راہ سے اور **سند عجمی** شیخ تاج الدین دہان نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اُسمین اپنے سب اسانید بیان کی ہین اُسمین جو عجمی نے روایت کی ہین اون سبکی مجکو اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اور اُنکو عجمی سے اجازت ہی اور ابو طاہر بڑے قاری اور پڑہلنے اور خاص شاگرد ہین عجمی کے اور صحاح ستہ تمام وکمال اون سے پڑہی مین **ح** اور مینے سماعت کیا ہے شیخ تاج الدین قلعی حنفی مفتی مکہ سے اوائل صحاح ستہ کو اور کچہ مسند دارمی اور امام محمد کے موطا اور اُنا رادر ان سبکی مجکو اجازت دی ہے اور جسکی اونکو عجمی سے روایت ہی اوس سب کی اور **سند نخلی** اُنکا ایک رسالہ ہی اوسمین اپنی سب سندین جمع کی ہین اوسکی مجکو اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اون کو اون سے ہے **ح** اور مجکو عنایت کیا شیخ عبد الرحمن نخلی بن شیخ احمد مذکور نے اور اوسکی مجھے اجازت دی اونکو اپنے والد سے ہی اور **سند بصری** اُنکی فرزند شیخ سالم نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اوسکی مجھی اجازت دی اور اون سبکی جو وہ روایت کرتے ہین سید عمر سے وہ اپنی دادا شیخ عبد اللہ مذکور سے اور مینے سماع کی ہے شیخ سالم سے اوائل کتب **ح** اور مجھے اجازت دی ابو طاہر نے اونکو بصری سے اور ابو طاہر نے سماع کیا ہی تمام مسند امام احمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک مین اور شمائل ترمذی ساری پڑہی ہی مگر حدیث سمۃ النساء کہ یہہ اون سے سماع کی ہے

سند بابلی

سند شیخ عیسی

سند ابن سلیمان

سند کردی

سند عجمی

سند نخلی

سند بصری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا باقی رہنا ہی جسمین دنیا و دین کی سعادت ہی اور یہہ ظاہر
ہے جو تامل کرو کیونکہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکہا ہے نہ آپ سے بلا واسطہ کچہ سُنا ہے
اور آپکی احادیث ہمکو بہت با واسطون سے پہنچین خواہ کتابون مین نقل ہوتی چلی آئین خواہ سُنی سنائی
وغیرہ کی جہت سے اور یہہ سب انواع اسناد ہے پس تو اسناد اگر صلا نہوتی تو شریعت باقی
نرہتی اور جو شخص بہت سچا اور ضبط والا نہو اسکی خبر کا کچہہ اعتبار نہین اور اسی طرح جو کتاب
صحیح نہو اپنی اصل کے موافق اور جسکے اصل کا صحیح ہونا نہ معلوم ہو اسکا اعتماد نہین اور خبر یقینی
بہی ہے اور وہ بہی ہی جسمین وہم ہے تو جب تم معتبر خبر طلب کرو تو ضرور ہے اُن خبر دینے والون
پہچانو اور اُنکا حال اور وجہ سب معلوم کرو اسکو علم الاسناد کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیثین پہلے عصر مین لکہی نہین جاتی تہین سو برس کے بعد لکہنے کا اہتمام ظاہر ہوا اور
دو سو برس کے بعد تصنیف کامل ہو گئی اور یہی باعث ہے اسلئیے کہ شعبہ شعبہ ہونیکا اور حدیثون کے
منقسم ہونیکا کہ اسکی قسمین ہوئین متفیض اور مشہور اور صحیح اور حسن اور ضعیف اور مرسل اور نظر
و فکر کی حاجت ہوئی اعتبار و شواہد مین اور یہی سبب ہے اسانید کا مقتضی خاص اس امت مین
واللہ اعلم اور تحقیق **مینے حاصل کیا اکثر یہہ فن حدیث** ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی
مدنی سے اللہ تعالی اُنکو بہت بڑا اجر دے بہت سا ضروری اُن سے سماع کیا اور اُنکے ہاتہہ کی
لکہی سے نقل کیے اور مینے ضبط کیا اس فن کے مشکلات کو اُنکی ہاتہہ کی لکہی ہوئی سے اُنکے روبرو
اور اُنہون نے مجہی عنایت کی **مقالید الاسناد** مینے اُسکا مطالعہ کیا اور اور جو اس فن
مین بہت اشکال تہے وہ دریافت کئے اور مینے اُن سے روایت کی **صحیح بخاری** اول سے
آخر تک مین پڑہتا ہتا وہ سنتے تہے اور جب مین تہک جاتا ہتا وہ پڑہتے تہے مین سُنتا تھا

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین الحمد للہ میری سند
متصل ہے سات مشائخون سے جو بڑے بڑے جلیل القدر امام عمدہ و مشہور حرمین محترمین مین تہے
اور جنکی فضیلت پر سبکا اجماع تہا شیخ محمد بن علاء بابلی اور شیخ عیسی مغربی جعفری اور شیخ محمد
بن سلیمان رودانی مغربی اور شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنی اور شیخ حسن بن علی عجیمی مکی
اور شیخ احمد بن محمد نخلی مکی ۔ اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری ثم المکی ۔ اور انمین ہر ایک کا ایک

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین

زین زکریا سے اور جلال الدین سیوطی سے اور کردی روایت کرتے ہین شیخ احمد قشاشی سے اجازت عام کی راہ سے وہ شمس رملی سے وہ زین زکریا سے اور اکثر حاصل کیا ہی شمس رملے نے قرأتاً اور سماعاً اور مشافہتاً شیخ احمد شناوی سے اور روایت کی بہت لوگون سے اونمین سے ہین انکے والد علی بن عبد القدوس وہ شیخ احمد بن حجر مکی سے اور شیخ عبد الوہاب شعرانی سے یہ دونون زین زکریا سے اور شیخ محمد بن ابو الحسن بکری سے وہ اپنے والد زین زکریا سے اور شمس محمد بن احمد رملی سے وہ اپنے والد سے وہ زین زکریا سے اور زین زکریا سے بلاواسطہ اور شیخ حسین محمد جہنی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور نیز کردی نے روایت کی شیخ سلطان بن محمد ابن سلامت سے وہ روایت کرتے ہین بہت لوگون سے اونمین سے ہین شیخ نور الدین علی زیادی اور شہاب الدین خلیلی سبکی اور سالم سنہوری اور وہ بابلی کے ہمسرن اقران مین سے ہین اور عجیمی انکے بہت مشائخ ہین کہ جسے بیان کئے ابو طاہر نے اور نمین جو بہت مشہور ہین فقط انپر اکتفا کرتا ہون اونمین سے قشاشی وہ روایت کرتے ہین شناوی سے وہ اپنے والد سے وہ شعراوی سے وہ زکریا سے اور شناوی سے اور وہ حسن جہنی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین بابلی اور شیخ عیسے مغربی اور امام زین العابدین بن عبد القادر طبری اور نخلی وہ روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین بابلی اور عیسی اور کردی اور ہم ذکر کر چکے ہین انکی سندین اور اونمین سے ہین منصور سطوحی مصری روایت کرتے ہین شیخ سلطان مزاحی سے اور اونمین سے ہین شیخ محمد علی ابن علان مکی وہ بہت لوگون سے اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے اور بصری انکے مشائخ وہی مشائخ نخلی کے ہین اور اکثر انہون نے حاصل کیا ہی بابلی اور عیسی اور ابن سلیمان اور کردی سے اور ہم اونکی سندین لکھہ چکے ہین

فصل سویم بڑے تین امامون کی سند کے بیان مین-

سندین ان دونون امامونکی اور ان دونون امامونکی طبقون کے پہنچتی ہین تین بڑے ایسی سندون کے طرف جنکی سندون سے پہلون کی سندین پہلون سے جا ملتی ہین ایک سند معمر صالح شہاب الدین احمد بن ابو طالب حجاز عرف ابن شحنہ دوسرے عالم فقیہہ رحلۂ آفاق مسند عصر فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الہادی عرف ابن بخاری تیسرے حافظ ثقہ امین شرف الدین عبد المومن ابن خلف دمیاطی ابن شحنہ جسکے ہین سفر کے ہین [illegible] پس نہین نے حاصل کیا حافظ ابن حجر سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور سیوطی نے ابن مقبل سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور احمد جوخی سے اور احمد جوخی نے شحنہ سے ابن بخاری پس نہین نے اخذ کیا ابن فرات سے اور حافظ ابن حجر اور محمد ابن مقبل سے

فصل دوم دو اماموں کی سند کے بیان میں ان ساتوں مشائخ کی سند پہنچتی ہے دو ایسے اماموں کو جو حافظ اور پیشوا و مشہور ہیں - ایک شیخ الاسلام زین الدین زکریا - اور دوسرے شیخ جلال الدین سیوطی **بابلی** نے روایت کی ایک جماعت سے اونمین سے ہین سنہوری انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ زین زکریا سے اور اونمین سے ہین **سلیمان** بن عبد الدائم بابلی انہوں نے جمال یوسف بن زکریا سے انہوں نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے ہین نور علی بن یحیی زیادی انہوں نے شہاب احمد بن محمد رملی سے انہوں نے زین زکریا سے اور اونمین سے ہین شیخ محمد حجازی واعظ انہوں نے زین زکریا سے اور اونمین سے ہین برہان لقانی انہوں نے شمس محمد بن احمد رملی سے انہوں نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے ہین احمد بن عیسی بن جمیل انہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے انہوں نے جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین ابو بکر بن اسماعیل انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن علقمی سے انہوں نے جلال الدین سیوطی سے اور بابلی کے انکے سوا اور بہت مشائخ ہین جنکی سندین پہنچتی ہین ان دونوں اماموں کو اور **شیخ عیسی** روایت کرتے ہین بہت مشائخوں سے اونمیں سے ہین ابو الارشاد نور الدین علی بن محمد اجہوری وہ علی بن ابو بکر قرافی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین شہاب الدین احمد بن محمد عرف خفاجی وہ برہان ابراہیم بن ابو بکر علقمی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین ابو الحسن علی بن محمد بصری کہ وہ اور ہین اجہوری ہین وہ سالم سنہوری سے وہ نجم غیطی سے وہ شیخ الاسلام زین زکریا سے اور اونمین سے ہین شیخ سلطان مزاحی وہ شیخ احمد بن خلیل سبکی سے وہ نجم غیطی سے وہ روایت کرتے ہین زین زکریا سے اور **ابن سلیمان** روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین شیخ الاسلام ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزایری عرف قدورہ وہ ابو عثمان سعید مقری وہ حافظ ابو الحسن علی بن ہارون اور ابو زید عبد الرحمن بن علی بن احمد عاصمی عرف سفیان سے وہ زین زکریا سے اور یہ اسناد مغربی ہے اور اونمین سے ہین شیخ معمر ابو مہدی سجتانی وہ روایت کرتے ہین منجور سے وہ نجم غیطی سے وہ زین زکریا سے اور اونمین سے ہین ابو الارشاد علی بن محمد اجہوری اور قاضی القضات احمد بن محمد خفاجی یہ دونوں روایت کرتے ہین شمس بن محمد بن احمد رملی سے وہ شیخ زکریا سے اور اونمین سے ہین سراج عمر جائی اور شیخ بدر الدین کرخی اور شمس محمد بن احمد علقمی سے اور یہ سب

عبدالرحمن بن صمد ددلی سے سماعًا انکو خبر دی قاضی ابو نصر احمد بن حسین کسار نے انکو خبر دی احمد بن
محمد بن اسحاق ابن سنی دینوری حافظ نے کہا ہمکو خبر دی اسکے مؤلف حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن
شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالی نے **سنن ابن ماجہ** اسکو روایت کیا حجار نے محمد ابن ابی السعادات
سے انکو خبر دی ابو زرعہ طاہر بن حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی نے انکو خبر دی ابو منصور محمد
بن حسین بن ہیثم مقومی ابو طلحہ قاسم خطیب ابن ابو البدر نے ۔ انکو خبر دی ابوالحسن علی بن ابراہیم
بن سلمہ بن بحر قطان نے ۔ انکو خبر دی اوسکے مؤلف ابو عبداللہ ابن ماجہ قزوینی نے **مسند دارمی**
روایت کیا حجار نے ۔ انکو خبر دی ابوالمنجا عبداللہ بن عمر لتی نے سماعًا ۔ کہا ہمکو خبر دی ابوالوقت عبد
الاول بن عیسی سجزی نے ۔ کہا ہمکو خبر دی ابوالحسن عبدالرحمن ابن محمد داؤدی نے ۔ کہا ہمیں خبر
دی ابو محمد عبداللہ بن محمد سرخسی نے ۔ انکو خبر دی ابو عمران عیسی بن عمر سمرقندی نے ۔ انکو خبر دی
اوسکے مؤلف حافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے **مسند شافعی**
کو روایت کیا ابن بخاری نے قاضی ابوالمکارم احمد بن محمد بن عبداللہ لبان ۔ اور ابو جعفر محمد بن احمد
بن نصر صیدلانی سے ۔ انہوں نے ابو عیسی حسن بن احمد حداد سے ۔ انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد
ابن عبداللہ صبہانی سے ۔ انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم سے انکو خبر دی ربیع ابن سلیمان
مرادی نے انکو شافعی نے **مسند احمد** کو روایت کیا ابن البخاری نے ۔ کہا ہمیں خبر دی ابو علی حنبل
بن عبداللہ بن فرج مکبر نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد عبدالواحد بن حصین نے
انکو خبر دی ابو علی حسن بن تمیمی مذہب واعظ نے ۔ انکو خبر دی ابوبکر احمد بن جعفر قطیعی نے ان سے
حدیث کی عبداللہ بن امام احمد نے ۔ انہوں نے کہا ہمسے حدیث کی ہمارے والد نے **مسند ابو یعلی**
کو روایت کیا ابن النجاری نے ابو روح عبدالعزیز ابن محمد ہروی سے ۔ انکو خبر دی تمیم ابن ابو سعید جرجانی
نے ۔ انکو خبر دی ابو سعید محمد بن عبدالرحمن کنجروذی نے ۔ انکو خبر دی محمد بن احمد بن حمدان سے ۔ انکو خبر
دی ابو یعلی نے **مسند ابو داؤد طیالسی** کو روایت کیا ابن النجاری نے ابوالمکارم ابن اللبان
او جعفر صیدلانی سے ان دونوں نے کہا ہمکو خبر دی ابو علی حداد نے ۔ انکو خبر دی ابو نعیم حافظ نے
ان سے حدیث کی عبداللہ بن جعفر ابن فارس اصبہانی نے ۔ ان سے حدیث کی یونس بن حبیب
عجلی نے ان سے حدیث کی ابو داؤد طیالسی نے **صحیح ابن حبان** کو روایت کیا دمیاطی نے

ان سب نے عمر بن حسن اور صلاح بن ابو عمر سے اور ان دونون نے ابن بخاری سے اور سیوطی نے محمد ابن مقبل سے
انہون نے حراوی سے حراوی نے ابن بخاری سے **دمیاطی** نے ابن فرات سے اخذ کیا ابن فرات نے محمود بن خلیفہ منبجی سے اور منبجی نے دمیاطی سے
اور سیوطی نے محمد بن مقبل سے انہون نے حراوی سے حراوی نے دمیاطی سے **فصل چوتہی کتابونکی سندونکی بیان مین**

صحیح بخاری روایت کیا حجار نے سراج بن مبارک زبیدی اصل بغدادی دار سے سماعاً انہون نے
شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسی سجزی ہروی سے سماعاً انہون نے شیخ ابو الحسن عبد الرحمن بن محمد بن
مظہر داؤدی سے سماعاً - انہون نے ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویہ حموی سرخسی سے سماعاً انہون نے
ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری سے سماعاً انہون نے اوسکی مؤلف سے **صحیح مسلم** کو روایت کیا
دمیاطی نے اجازت سے ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی نیشاپوری سے انہون نے سماعت کی فقیہ
حرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی سے انکو خبر دی حسن عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نے
انکو خبر دی ابو احمد عیسی جلودی نے - آن سے حدیث کی ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان زاہد
نیشاپوری نے آن سے اوسکے مؤلف نے **سنن ابوداؤد** اسکو روایت کیا ابن بخاری نے
ان سے عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی نے - آن کو خبر دی دو شیخون نے ابو البدر ابراہیم بن محمد
بن منصور کرخی نے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی نے سماعاً دونون سے آن دونون کو
خبر دی حافظ کبیر ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے انکو خبر دی ابو عمر قاسم ابن جعفر
بن عبد الواحد ہاشمی نے انکو خبر دی ابو علی محمد عمرو لؤلؤی نے انکو ابوداؤد نے **جامع ترمذی**
اسکو روایت کیا ابن بخاری نے عمر بن طبرزد سے انکو خبر دی ابو الفتح عبد الملک بن ابو القاسم
عبد اللہ بن ابو سہل کروخی نے ابو عامر محمود بن قاسم ازدی اور ابو بکر احمد بن عبد الصمد تاجر غورجی
اور ابو نصر عبد العزیز بن احمد ہروی تریاقی سے مگر جزو اخیر کو کہ وہ اوّل مناقب ابن عباس سے
آخر کتاب تک ہی اسکو سنا کروخی نے ابو المظفر عبید اللہ بن علی بن یاسین دہان ہروی سے
اور ان سب نے کہا ہمین خبر دی ابو محمد عبد الجبار بن محمد ابن عبد اللہ بن ابو الجراحی مروزی نے انکو
خبر دی شیخ ثقہ امین ابو العباس محمد بن احمد ابن محبوب بن فضیل تاجر محبوبی نے ترمذی سے **سنن
نسائی** اسکو روایت کیا حجار نے اجازۃ دی انکو ابو طالب نے انکو عبد اللطیف بن محمد بن علی
بن قبیطی نے انہون نے سب سماعت کی ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے انکو ابو محمد

اوسکی مؤلف ابن حسنی سی کتاب التوحید ابن منده روایت کی دمیاطی نے ابن اللعوسے انہوں نے محمد بن ناصر سے انہوں نے عبد الرحمن ابو القاسم اور ابو عمرو عبد الوہاب ابن منده دونوں فرزندوں سے اجازتًا اُن دونوں نے اپنی والد سے مسند حارث بن محمد بن ابو اسامہ کو روایت کیا ابن النجار نے ابو المکارم احمد بن محمد بن لبان سی انہوں نے ابو علی حسن بن احمد حداد سے انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی سی ان سی حدیث کی ابو بکر احمد بن یوسف بن خلاد بن منصور بن احمد نصیبی نے ان سے حدیث کی ابو محمد حارث بن محمد بن ابو اسامہ داہر تمیمی نے کتاب الشریعة آجری کو روایت کیا دمیاطی نے وجیہ منصور بن سلیم ہمدانی سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید بن خازن نے بغداد مین اجازتًا دوسرے حدیث کی شہادت سی اجازت کی انکو خبر دی ابو الحسین احمد بن عبد الغالب بن یوسف نے آجری سی اجازتًا۔ شرح سنة اور مصابیح اور معالم التنزیل بغوی کی انکو روایت کیا ابن النجار نے فضل ابن ابو سعید نوقانی سی انہوں نے اونکی مؤلف محی السنة الحسین بن مسعود فراء البغوی سی وسیط تفسیر واحدی روایت کی دمیاطی نے ابو العلاء سے انہوں نے ابو الفضل احمد بن طاہر میہنی سے انہوں نے اُسکے مؤلف امام بزرگ ابو الحسین علی بن احمد واحدی سے قوت القلوب روایت کی حجار نے عبد العزیز بن دلف سی انکو خبر دی ابو الفتح محمد بن یحیی بردانی نے انکو ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی نے انکو خبر دی عمر بن ابو طالب محمد بن علی نے انہوں نے کہا ہمین خبر دی ہمارے والد نے غنیة الطالبین روایت کی حجار نے احمد بن یعقوب مارستانی سی انہوں نے اوسکے مؤلف حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جامع الاصول روایت کی ابن النجار نے اوسکی مؤلف امام محمد بن اثیر جزری سی عمده اور کتاب اعتقاد شافعی ان دونونکو روایت کیا ابن النجار نے اونکی مؤلف عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی سی مشارق الانوار صغانی روایت کی دمیاطی نے اوسکی مؤلف ابو الفضائل حسن بن محمد صغانی سے ترغیب و ترہیب روایت کی دمیاطی نے اوسکی مؤلف حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری سی مختاره حافظ ضیاء الدین محمد مقدسی کو روایت کیا ابن النجار نے اپنی چچا مؤلف سی اور یہی آخر کلام ہے والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

فن دانشمندی
رسالہ پنجم

اللہ جل شانہ کو سب حمد و ثنا ہی جو حکمتین الہام کرتا ہے اور بہت نعمتین عطا فرماتا ہے اور درود و سلام فضل الرسلین پر اور انکی سب آل و اصحاب پر جنہوں نے ہمین احکام دین پہنچائے یقین کے رستی بتائے اسکی بعد یہ کہتا ہون کہ

سند کتاب التوحید ابن منده
سند مسند حارث بن محمد بن ابو اسامه
سند کتاب الشریعة آجری
سند شرح سنة و مصابیح و معالم
سند وسیط تفسیر واحدی
سند قوت القلوب
سند غنیة الطالبین
سند جامع الاصول
سند مشارق الانوار
سند عمده و ترغیب و ترهیب و مختاره

ابو الحسن علی بن حسن عرف ابن مقیر سے انہوں نے ابو الکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے انہوں نے ابو الحسن محمد بن علی
مہتدی باللہ سے انہوں نے حافظ ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی سے انہوں نے ابن حبان سے **سنن دار قطنی** کو روایت
کیا دمیاطی نے اپنی سند سے دار قطنی تک ورود اوپر لکھ چکے ہیں ح اور روایت کیا حجار نے ابو الحسن محمد بن احمد
بن محمد قطیعی سے انہوں نے ابو الکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے اسناد مذکور سے **مستدرک حاکم**
روایت کی دمیاطی نے ابن المعز سے انہوں نے ابو احمد بن طاہر المہینی سے انہوں نے ابو بکر احمد بن علی بن خلف
شیرازی سے انہوں نے حاکم سے **حلیہ حافظ ابو نعیم** کو روایت کیا ابن النجاری نے ابن اللبان سے
انہوں نے حداد سے انہوں نے حافظ ابو نعیم سے **سنن کبری اور صغری بیہقی** دونوں کو روایت
کیا ابن النجاری نے منصور بن عبد المنعم فراوی سے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن اسمعیل فارسی نے انکو
ان دونوں کے مؤلف حافظ رحمہ اللہ نے **تصانیف خطیب** کو روایت کیا دمیاطی نے ابن المعز سے
انہوں نے ابو الفضل سہل سفرائی سے اجازۃً انہوں نے مؤلف سے ان تصانیف کی اجازۃً **مسند الفردوس**
کو روایت کیا حجار نے محب الدین محمود بن محمد نجار سے انہوں نے مؤلف سے **مسند شہاب قضاعی** روایت کی
ابن نجاری نے امام ابو احمد عبد الوہاب بن ظافر بن علی بن سکینہ سے انہوں نے قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری
سے انہوں نے قضاعی سے **مسند ابو حنیفہ حارثی** کی روایت کی ابن النجاری نے ابو الفرج عبد الرحمن بن علی
بن جوزی سے انہوں نے حافظ محمد بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابو عمرو عبد الوہاب بن حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن
مندہ اصفہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسکے مؤلف ابو محمد عبد اللہ حارثی سے **مسند ابو حنیفہ خسرو** کے
روایت کی ابن النجاری نے ابو طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی دمشقی سے انہوں نے اسکے مؤلف سے **معجم کبیر طبرانی**
روایت کی ابن النجاری نے ابو جعفر صیدلانی سے انہوں نے فاطمہ بنت عبد اللہ جوزدانیہ سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ
بن ریذہ اصبہانی نے انکو خبر دی طبرانی نے **معجم اوسط طبرانی** روایت کی ابن النجاری نے صیدلانی سے
انکو خبر دی ابو علی حداد نے انکو ابو نعیم نے انکو طبرانی نے **معجم صغیر طبرانی** روایت کی ابن النجاری نے عفیفہ بنت
احمد فارفانیہ سے انہوں نے کہا ہمکو خبر دی فاطمہ بنت عبد اللہ جوزدانیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسکے
مؤلف حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ نے **عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی** کو روایت کیا ابن
نجاری نے ابو الیمن زید بن حسن بن زید کندی بغدادی سے انہوں نے ابو الحسن سعد بن حسن بن محمد بن سہل انصاری سے
انہوں نے ابو محمد عبد الرحمن بن حمد بن حسن دونی سے انہوں نے سماعاً ابو نصر احمد بن حسین کسار دینوری سے انہوں نے سماعاً

سنن دار قطنی
مستدرک حاکم
حلیہ حافظ ابو نعیم
سنن کبری و صغری بیہقی
تصانیف خطیب
مسند الفردوس
مسند شہاب قضاعی
مسند ابو حنیفہ حارثی
مسند ابو حنیفہ خسرو
معجم کبیر طبرانی
معجم اوسط طبرانی
معجم صغیر طبرانی
عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی

جامع محمود دستمیز پیدا ہوجائیگا اور تھوڑی سی توجہ جس مقام مین صرف کریگا مسائل علم جُدا دریافت کر لیگا اور ہر طرف
سے اونکو گھیر لیگا وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ یعنے میرا ارادہ اسکے سوا اور نہین کہ حسب مقدور مجھسے
ہوسکی درستی کردون اور مجھی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی ہے جاننا چاہیئے کہ جو عالم چاہی اپنی شاگرد کو کوئی
کتاب بطریق درایت وتحقیق کے پڑہائی تو اوسے پندرہ چیزونکی رعایت ضرور کرنی چاہیے اور اسی طرح جو شخص چاہے کہ
کسی کتاب کی شرح کرے اوسکو ان امور کی محافظت ضرور ہے اوّل ضبط مشکل یعنے جو اسم و فعل عبارت مین آئے اگر محل اشتباہ
ہو تو اوسکی حرکات و سکنات بیان کردے اور حروف کا معجمہ اور مہملہ ہونا ظاہر کردے کہ تصحیف سے بچے خواہ تصحیف خطی ہو خواہ لفظی
دوسرے شرح لفظ غریب کے کردے یعنی جو لفظ کم استعمال آیا کرتا ہے ایسا کہ اوسکے معنے شاگرد نہین جانتے اوسکا بیان لغت و
اصطلاح کے موافق کردے تیسرے کشف مغلق عبارت مین یعنی کوئی ترکیب دشوار پیچیدہ یا صیغہ مشکل ایسا واقع ہو کہ شاگرد کے
ذہن مین نہ آئے تو موافق علم صرف و نحو کے اوسے حل کردے چوتھے صورت مسئلہ کی یعنی کتاب مین ایسا قاعدہ مذکور ہو کہ شاگرد
کے ذہن مین نہ آئے تو اوسی واضح عبارت مین بیان کردے اور بعضی مثال ذکر کرے کہ اوسکے ذہن مین آجاوے پانچوین تقریر
دلائل یعنے اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم کی ہے تو اوسکی مقدمات پیچیدہ کو ایسی وجہ سے کہولے کہ بعضے مقدمے کی لازم
ہونے یا شامل بعضی مندرج ہونے سے بعضے مین مدعا کا نتیجہ دے اور مقدمات بدیہی ذکر کرے ایسی جنمین شک کو دخل نہو -
بطریق بدیہی سمجہائے جسمین شبہ پڑ رہے چھٹے تعریفات کی تحقیق قیود کے فائدے بیان کرنے سے اور تقسیم کے کہولنے سے
اور جامع مانع غیر مستدرک کی انتزاع کا طریقہ اونکے درمیان سے ساتوین قواعد کلیہ بیان کرنے اونکی قیدون کے
فائدے بیان سے اور تقسیم کے کہولنے سے اور مثال سے اور وجہ انتزاع او اس قاعدے کے اوسکی درمیان ایسی وجہ سے جو غیر مستدرک
جامع مانع ہو آٹھوین تقسیمات مین وجہ حصر کا کہولنا یعنے بموجب استقرا یا عقلے دلیل سے بیان کرے کہ مطلق اقسام مذکورہ
مین محصور ہے اور اسیطرح وجہ فصلونکی مقدم مؤخر ہونیکی اور قواعد کے بیان کرے نوین تفریق دو مشتبہون کی
جو باہم اشتباہ رکھتی ہون یعنی اگر دو قسم اول نظر مین باہم مشتبہ ہون یا دو ہندسے مخالف مشتبہ ہون تو
اون دونو کا فرق خوب روشن وجہ سے تقریر کرے دسوین تطبیق دو مختلفونکی اگر مصنف کی عبارت مین دو
جائے مین اختلاف ہوتا ہو تو اوس اختلاف کا حل کرے خواہ اختلاف دونومین دلالت مطابقے سے ہو یا ایک دلالت مطابقی دوسری تضمنی
یا التزامی ہو گیارہوین دفع کرنا شبہات ظاہر الورود کا مثلاً تعریفات مین جو منع ہے جیسے استدلال کے
اور تعریف الشئ بالاخفی اور جامع مانع نہونا یا جو دلیل مین منع ہے جیسے کبری کی کلیت مخالفت مصنف کی کلام مین
شاگرد کو سمجھ شروع سے مین نظر آئے یا اوسکا مناظرہ کے قاعدہ کے موافق نہ معلوم ہو توجہ کرکی اوسی دفع کرے

فقیر ولی اللہ بن عبدالرحیم کہ اس نے فن دانشمندی یعنی کتاب دانی اپنے والد سے سیکھا اور انہوں نے میر محمد زاہد
بن قاضی اسلم ہروی سے حاصل کیا اور انہوں نے ملا محمد فاضل سے اخذ کیا اور انہوں نے ملا محمد یوسف قراباغی سے اور انہوں نے
مرزا جان سے اور انہوں نے ملا محمود شیرازی سے انہوں نے ملا جلال الدین دوانی سے اور انہوں نے اپنے والد ملا اسعد بن عبدالرحیم
اور ملا مظہر الدین گازرونی سے اور ان دونوں نے ملا سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی سے انہوں نے
قطب الدین رازی سے اور انہوں نے اور ملا سعد الدین تفتازانی نے قاضی عضد سے اور انہوں نے ملا زین الدین سے
اور انہوں نے قاضی بیضاوی سے اور انکی سند پہنچتی ہے شیخ ابوالحسن اشعری تک اس طریق سے جو کتب تاریخ مین
مشہور معروف ہے غرض فقیر نے اس سند سے دانشمندی کا فن حاصل کیا اور علم کلام اور اصول سب ملی جلی
اور اس سند کی لوگ سب صاحب تصنیف و محقق بڑے تھے اور تصنیف سے مشغول ہوتے ہین مگر اس فقیر کے دل بسبب اشتغال
علمی کے مشغولی کے تصنیف و کثرت تدریس کیطرف متوجہ نہیں ہوئے جی مین آیا کہ فن دانشمندی کا قاعدہ لکھے
واسطے اہل عصر کے پیش کرے اگر تم پوچھو دانشمندی سے کیا مراد ہے تو دانشمندی سے میری مراد کتاب دانی ہے اور وہ
تین قسم ہے ایک تو یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور اسکی حقیقت دریافت کرے خوب تحقیق کے ساتھ دوسرے
یہ کہ پڑھائی اور شاگردونکو اسکی حقیقت سمجھائے تیسرے یہ کہ شرح یا حاشیہ اوسپر لکھے اور اسکی حقیقت بیان
کرنے مین مبالغہ کرے اگر کہو یہ جو تم قاعدہ بیان کرتے ہو اسکے ضبط کرنے مین اور حفظ کرنے مین اور تحقیق مین کیا فائدہ ہے
تو سنو اسمین دو فائدے ہین ایک تو کتاب کے مطالعہ کا طریق جان لیگا اور مطالعہ اسکا بہت مفید ہوگا اس اجمال کی تفصیل
یون ہے کہ جب طالب فن دانشمندی کی بعضے مقدمے جیسے صرف و نحو و لغت وغیرہ یاد کئے ہوئے ہوگا اسکے بعد کسی کتاب
کا مطالعہ کریگا اور اسکی شرح کو پیش نظر رکھیگا اور استاد مشفق اسکو ان قواعد کلیہ سے آگاہ کریگا اور اسکے بعد
ہر جا پہ شارح کے کلام کے نکتہ سے مطلع کریگا تو قرینہ کی سبب فہم کتاب پیدا ہو جائیگا اور یہ بہت سہل نہیں کہ
احکام کلیات کے اوسی سبب جزئیات کا جاننا اور فہم جزئیات اور پیدا کرنے بہت آسان ہو جائینگی جیسے جو شاعرون کے
دیوان دیکھتا رہتا ہے اور شعر پڑھتا رہتا ہے اوسی علم عروض بہت آسانی سے آجاتا ہے دوسرے یہ کہ ان عزیزون نے
جنکے پہلے نام بیان کئے ہین فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول وغیرہ سے جو ملا دیا ہے تو اکثر طالب کو تمیز نہیں ہوتی
فنون دانشمندی اور علم کلام و اصول مین اور وہ ان سبکو ہیئت اجماعی سے ایک علم جانتا ہے جیسے [illegible]
یہی حال ہے کہ نہ علم کا اچھا احاطہ کرتے ہین بسبب اسکی اطراف کے پراگندہ ہونیکے اور نہ اچھی دانشمندی ہے بسبب انتقال
ذہن کے ان فنون کیطرف جدا اور علم سے تمیز کیس تو جب قاعدہ یاد کریگا تو اسکی ذہن مین فنون دانشمندی کا ایک امر

بارھوین تو اسکا بیان جب جا بجا کسی لفظ کا چھوڑ دیا ہوا ہو بیان جو نظر کا جہان کہا موقوفہ نظر اور
بیان سوال مقدر کا جس جگہ اوسکا [illegible] ہو تیرہوین کتاب کا ترجمہ شاگردون کی زبان مین اگر
اونکی زبان [illegible] کی زبان [illegible] ہو چودہوین تنقیح توجیہات اور تعیین اچھی توجیہ کا کرنا یعنی
جہان شراح مختلف ہون کہ ایک شارح کچھ توجیہ کرتا ہو دوسرا شارح دوسرے طرح تو اوسکی تنقیح کرے اور
اچھی توجیہ کو تعیین کرے اور اس قیاس ہین یہی ضبط مشکل و پیچیدہ کا حل کرے پندرہوین
تقریر آسان یعنی واضح واضح عبارت مختصر جو ذہن مین جلدی سے آسانی سے آجائے اور ان مین
سے ہر ایک مزج یعنی مصنف کی عبارت کو اپنی عبارت سے ایسی وجہ سے ملائے کہ دونون ملجائین
جب ان پندرہ امور کو ادا کر لیا تو پڑھانے اور شرح کتب کرنے مین کامل ہوگیا اور اوستاد مشفق کو
چاہیئے کہ اپنی شاگردون کو اول ان امور پر مطلع کرے اور ثانیاً اسکے بعد جہان جو موقع ہو
اوس سے آگاہ کرتا جائے کہ وہان شارح کی یہہ غرض ہے اور یہان یہہ غرض ہے اور ثالثاً شاگردون کو
فرمائے کہ کتاب کے مطالعہ مین یہہ امر پیش نظر رکھو اور اپنی فکر کو اسی میدان مین دوڑاؤ رابعاً
شاگرد کا مطالعہ اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرے جو اسمین غلطی ہو اوس سے اطلاع دی ایسی طرح کہ وہ غلط
اسکے ذہن مین آجای اور ایسی غلطی سے بطریق احتیاط آگاہ کر دے خامساً کسی کتاب کی شرح
یا حاشیہ کو فرما دے اور اوسکی فضیلت کا امتحان کرے کہ تربیت کا حق پورا پورا ادا ہوجائے
اور جاننا چاہیئے کہ یہہ دانشمندی کتابونمین معقول و منقول کے اور برہانیہ و خطابیہ علومین ہے
جاری ہے اور منقول کی کتابون مین عبارت کی تحقیق کی بہت حاجت پڑتی ہے اور معقول
کے کتابون مین مسئلہ کے تحقیق کے۔ اور علوم برہانیہ مین مقدمات بدیہیہ کے رجوع کی
ایک واسطہ سی یا زیادہ واسطون سی بطریق برہان کے حاجت ہوتی ہے اور علوم خطابیہ مین بطریق
ظن کے یہہ ہی تقریر فن دانشمندی جو مین نے اپنی اوستادون سے
بموجب سند مذکورہ بالا کے تحصیل کیا ہے۔
والحمد للہ اولاً و آخراً
ظاہراً و باطناً